عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد۵۔شمارہ ۲۱

مرزا قادیانی

دجال تھا مگر کیسے؟

صلیب کا پجاری
انگریز کا خود
کاشتہ پودا

اہل اسلام

قادیانیوں کو سینے سے لگانے
کیلئے تیار ہیں بشرطیکہ ....

ایک مہنت اچاریہ کا قبول اسلام

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

ایک سابق ہندو کے تاثرات

قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر سُن!

جانباز مرزا

لہو شہیدوں کا ہرگز چھپا سکو گے نہ تم
یہ داغ لاکھ مٹاؤ ، مٹا سکو گے نہ تم

تمہارے ہاتھ ہیں اسلم کے خون سے رنگیں
سزائے موت سے خود کو بچا سکو گے نہ تم

کہیں بھی جاؤ وہ ہو قادیاں یا لندن
اب اپنی بگڑی کو ہرگز بنا سکو گے نہ تم

قسم ہے ختم نبوت کے جاں نثاروں کی!
میرے وطن میں کبھی پھر سے آ سکو گے نہ تم

ہزار بار بھی ابلیس قادیاں سے اُٹھے
دلوں سے نقشِ محمد مٹا سکو گے نہ تم!

کبھی جو ساز فرنگی پہ تم نے گایا تھا!
وہ راگ جھوٹی نبوت کا گا سکو گے نہ تم

خدا نے چاہا ، سلامت رہیں یہ دیوانے
کہیں بھی اپنا تماشہ دکھا سکو گے نہ تم

مجھے قسم ہے براہیم کے گلستاں کی
کہ آگ کفر کی پھر سے جلا سکو گے نہ تم

جسے جلایا بخاریؒ نے خون سے اپنے
وہ شمع لاکھ بجھاؤ ، بجھا سکو گے نہ تم

جہاں فریب نبوت دیا تھا تم نے کبھی
اُجڑ چکی ہے وہ بستی بسا سکو گے نہ تم

ابھی تو بازوئے جانباز میں حرارت ہے
اب اپنے دجل کا پرچم اڑا سکو گے نہ تم

ہفت روزہ
ختم نبوت
کراچی
انٹرنیشنل

جلد ۵ | ۲۴ تا ۳۰ رجب المرجب ۱۴۰۷ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ مارچ ۱۹۸۷ء | شمارہ ۴۱

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۶۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ——— ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ——— فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز ——— ۴۲۵ روپے
افریقہ ——— ۳۷۵ روپے
یورپ ——— ۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا ——— ۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا ——— ۳۷۵ روپے
سنگاپور ——— ۳۷۵ روپے
چائنا ——— ۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ ——— ۳۷۵ روپے
آسٹریلیا ——— روپے
خلیجی ممالک ——— روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ——— برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ——— محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ ——— حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ——— ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ——— قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ——— محمد اسماعیل شجاع آبادی
جھنگ/کلورکوٹ ——— حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ ——— غلام حسین
ٹنڈو آدم ——— محمد راشد مدنی
پشاور ——— مولانا نور الحق نور
لاہور ——— طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ ——— سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ——— مولوی فقیر محمد
لیہ ——— حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان ——— محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ——— فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ——— محمد متین خالد
ملتان ——— عطاء الرحمان
سرگودھا ——— حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ ——— نذیر احمد بلوچ
گجرات ——— چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ ——— چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی ——— قاری وصیف الرحمن
لائبیریا ——— ہدایت اللہ
بارباڈوس ——— اسماعیل قاضی
کینیڈا ——— آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ ——— اے۔ کیو۔ انصاری
ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل ناخدا
برطانیہ ——— محمد اقبال
اسپین ——— راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک ——— محمد ادریس
ناروے ——— محمد ال اشرف جاوید
افریقہ ——— محمد زبیر افریقی
ماریشس ——— محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش ——— محی الدین خان

صدائے ختم نبوت

اہل اسلام قادیانیوں کو سینے سے لگانے کیلئے تیار ہیں بشرطیکہ...

مرزائی نواز امن کراچی ـــــ وہی ہے چال بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے کا مصداق ہے معلوم ہوتا ہے کہ عجب خان کے نام سے جو کالم شائع ہوتا ہے وہ کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ قادیانی لکھتا ہے کیونکہ قادیانی آج کل جو پمفلٹ شائع کرکے ڈاک کے ذریعے بھیج رہے ہیں ان کی زبان اور عجب خان کی زبان میں کوئی فرق نہیں۔ روزنامہ امن ۸ رفروری کی اشاعت میں عجب خان کے کالم کا عنوان ہے "کلمہ طیبہ پر صرف مسلمانوں کا حق ہے یا تمام انسانوں کا حق ہے؟" بعد ازاں اس کا گستاخ قلم یوں زہر اگلتا ہے کہ "کلمہ طیبہ کا احترام ہر مسلمان کے لئے لازم ہے لیکن پاکستان میں اس مسئلہ پر بہت نازک صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ مختلف شہروں سے یہ خبریں آرہی ہیں کہ وہاں کچھ لوگ گرفتار کئے گئے جنہوں نے اپنے سینے پر کلمہ طیبہ کا بیج لگا رکھا تھا۔ ان کو اس وجہ سے پکڑا گیا کہ وہ احمدی قادیانی یا لاہوری گروپ سے وابستہ تھے، جنہیں آئین کے تحت غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے۔ آگے چل کر کالم نگار دور کی کوڑی یہ لاتا ہے دوسرا سوال یہ ہے کہ کلمہ طیبہ پر صرف مسلمانوں کا حق ہے یا تمام انسانوں کا حق ہے۔ کیا ہم کسی ہندو، سکھ، عیسائی یہودی کو کلمہ طیبہ پڑھنے ـــــ

پر سزا دینے کا اختیار رکھتے ہیں کیا انہیں اپنے گھر میں کلمہ طیبہ کا طغریٰ آویزاں کرنے سے منع کرسکتے ہیں اگر کوئی غیر مسلم قرآن مجید پڑھتا ہو یا نماز ادا کرے تو کیا ہم اسے ایسا کرنے سے روکیں۔ اور یہ کہیں کہ جب تک تم شریعت کے تقاضے پورے کرکے مسلمان نہیں ہوگے اس وقت تک تمہیں قرآن مجید پڑھنے یا نماز ادا کرنے کا حق نہیں کیا ہم شرط رکھیں کہ اگر کوئی غیر مسلم کلمہ طیبہ سے عقیدت رکھتا ہو یا اس پر ایمان رکھتا ہو تو کلمہ طیبہ کے استعمال کے وقت خود کو واضح طور سے غیر مسلم بھی ظاہر کرے۔"

کالم نگار اصل بات کہنے سے گریز کر رہا ہے وہ کہنا یہ چاہتا ہے کہ قادیانی مسلمان ہیں انہیں یہ حق ہے کہ وہ اپنے سینہ پر کلمہ کا بیج لگا کر پیشاب کو جائیں۔ بیت الخلاء میں جائیں کلب گھروں میں جائیں یا اپنے مرزا ٹے میں جائیں یہ نہ توہین ہے اور نہ انہیں روکنے کا حق ہے لیکن اگر ہم یہی سوال عجب خان سے کریں کہ پوری دنیا کے مسلمان کلمہ پڑھتے ہیں، قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، نمازیں ادا کرتے ہیں، تبلیغ کرتے ہیں، اللہ کا ذکر کرتے ہیں، شریعت کے تمام تقاضے بھی حتی الامکان پورے کرتے ہیں تو وہ کافر کیوں؟ وہ کنجریوں کی اولاد کیوں؟ وہ بقول مرزائے قادیانی ولد الحرام کیوں؟ وہ خنزیر کیوں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر کیوں؟

ہمارا خیال ہے کہ امن کے کالم نگار صاحب گو مرزائی یا قادیانی بھی ہوں تو ان باتوں کا جواب ان کے پاس نہیں ہوگا ـــــ یہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے ہمارا اپنا خیال یا ذہن کی اختراع نہیں کہ ہم خواہ مخواہ قادیانیوں کے سر تھوپ دیں بلکہ یہ اس مرزا قادیانی کی تحریریں ہیں جس کو قادیانی نبی، مسیح مہدی اور نہ جانے کیا کیا مانتے ہیں ـــــ عجب خان صاحب قادیانیوں کو تو تمام حقوق دینے کیلئے دفتر تیار ہیں بلکہ ان کیلئے اپنی تمام توانائیاں اور صلاحیتیں وقف کئے ہوئے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو اپنے دفاع کا بھی حق نہیں دیتے۔

۲ ـــــ اگر ہم عجب خان کے نام سے ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل میں اسی عنوان کا کالم لکھیں تو ان والے اسے صحافتی بددیانتی قرار دیں گے ہم "امن" کے نام سے اخباری سائز کا کوئی خبرنامہ شائع کریں تو وہ آسمان سر پر اٹھالیں گے کہ یہ امن کے خلاف سازش ہے۔ اور اگر امن والوں کو پتہ چل جائے کہ یہ فلاں نے ایسا کیا ہے تو عدالت میں پہنچ جائیں گے۔ ہم جناب افضل صدیقی اور اجمل خان صاحبان سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیوں جرم ہے؟ اگر یہ اس لئے جرم ہے کہ امن کے نام سے انہیں ڈیکلریشن ملا ہوا ہے تو پھر وہ یہ بات اپنے ذہن میں رکھیں کہ کلمہ طیبہ، نماز، روزہ حج زکوٰۃ، قرآن پاک کی تلاوت یہ مسلمانوں کے شعار ہیں اور مسلمان وہ کہلانے کا حقدار ہے جو سرکار دوعالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف نبی مانتا ہو بلکہ آخری نبی تسلیم کرتا ہو، جبکہ یہ بات ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ کوئی قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا تو کجا نبی ہی نہیں مانتا۔ اس لئے کہ اگر وہ حضور پاک ﷺ کو نبی مانتے تو مرزا قادیانی ملعون و مرتد پر ایمان نہ لاتے۔

۳ ـــــ اگر قادیانیوں کے محض زبانی کلمہ پڑھنے کا اعتبار ہے ان کے نماز روزے کا اعتبار ہے ان کے قرآن پڑھنے کا اعتبار ہے تو منافقین مدینہ کا تصور کیا تھا کہ باوجود کلمہ

پڑھنے کے، باوجود نماز پڑھنے کے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا۔

یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنٰفقین کہ میرے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کیجئے۔ کیا منافقین قادیانیوں کی طرح یہ نہیں کہتے تھے امنا باللہ وبالیوم الآخر لیکن قرآن نے ان کے بارے میں صاف کہا وما ھــــم بمؤمنــیــن. کہ وہ مومن نہیں ہے۔ اسی مقام پر اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا یخٰدعون اللہ والذین اٰمنوا یعنی وہ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اگر اس اخبار کے کالم نگار کے مطابق مرزائیوں اور دنیا بھر کے کافروں کو شعائر اللہ کے استعمال کا حق ہے تو منافقوں کو کیوں حق نہیں اور ان سے جہاد کرنے کا کیوں حکم ہے؟

۴ــــ مرزائی آئینی طور پر ہی کافر نہیں بلکہ قرآن وسنت اور اجماع امت کے فیصلے کے مطابق نہ صرف کافر، منافق بلکہ زندیق اور مرتد بھی ہیں اور کافر نجس ہوتا ہے ــــ فرمایا انــمـا المشرکــون نجس ــــــــ اور مسلمانوں کے کلمہ کو کلمہ طیبہ کہا جاتا ہے جب یہ کلمہ طیب ہے تو کسی ناپاک یا نجس انسان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے ناپاک وجود پر کلمہ طیبہ کا بیج لگائے اور قرآن پاک کو چھوئے ــــــ جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے لا یمسہٗ الا المطھرون کہ اس کو پاک آدمیوں کے سوا کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا ــــــ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان لانے کا واقعہ تاریخ میں موجود ہے اور مسلمانوں کا بچہ بچہ اس سے واقف ہے جب وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کے ارادے سے چلے تو ایک صحابیؓ نے ان کے تیور دیکھ کر پوچھا عمرؓ! کہاں کا ارادہ ہے تو حضرت عمرؓ نے بتا دیا کہ میں حضورؐ کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔ اس صحابیؓ نے کہا وہاں بعد میں جائیں پہلے اپنے گھر کی خبر لیں۔ تمہاری بہن اور بہنوئی مسلمان ہو چکے ہیں۔ یہ سیدھے ان کے گھر گئے وہ اس وقت قرآن پاک پڑھ رہے تھے انہوں نے عمرؓ کی آواز سن کر قرآن پاک چھپا دیا۔ حضرت عمرؓ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ مارنا شروع کر دیا اور اتنا مارا کہ لہولہان ہو گئے آخر حضرت فاطمہ نے صاف کہہ دیا کہ عمرؓ تو اگر خطاب کا بیٹا ہے تو میں بھی اسی کی بیٹی ہوں تجھے جو کچھ کرنا ہے کر گزر، اب ہم دین اسلام سے ہرگز ہرگز پھر نہیں سکتے۔ حضرت عمرؓ کا کچھ غصہ ٹھنڈا ہوا تو پوچھا تم جو کچھ پڑھ رہے تھے مجھے بھی دکھاؤ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا تم کافر ہو یہ اللہ کی پاک کتاب ہے تم اس کو ہاتھ نہیں لگا سکتے ــــــــ یہ واقعہ بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ بتانا مقصود ہے کہ اگر کسی کافر کو قرآن پاک چھونے کی اجازت ہوتی تو حضرت فاطمہ فوراً حضرت عمرؓ کو تھما دیتیں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ ان کا یہ عمل پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ اگر حضرت عمرؓ حالت کفر میں قرآن پاک کو ہاتھ نہیں لگا سکتے تو کافر، زندیق اور مرتد قادیانیوں یا دوسرے کافروں کو کیسے حق دے دیا جائے کہ وہ اللہ کی اس پاک کتاب کو اپنے ناپاک ہاتھ لگائیں؟

۵ــــ باقی رہی یہ بات کہ نیتوں کا حال اللہ کو معلوم ہے۔ ہمارا بھی اس بات پر ایمان ہے کہ نیتوں کا حال واقعی اللہ کو معلوم ہے۔ لیکن جہاں تک قادیانیوں کی نیت کا تعلق ہے وہ مرزا قادیانی کی کتابوں سے ظاہر ہے جن پر ہر قادیانی کا ایمان ہے اور مرزا قادیانی یہ لکھ گیا ہے کہ محمد رسول اللہ میں ہوں، قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں۔ مکے میں پیدا ہونے والا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نامکمل تھا (نعوذ باللہ) میں کامل ہوں۔ وہ پہلی رات کا چاند تھا میں چودھویں رات کا چاند ہوں۔ ان تحریرات کے بعد کوئی فاتر العقل یا مخبوط الحواس ہی ہوگا جو یہ کہے کہ قادیانی نیک نیتی سے کلمہ پڑھتے ہیں یا اس کلمہ پر ان کا ایمان ہے۔ اگر وہ نیک نیت ہیں تو آئیں۔

در فیض محمد وا ہے آئے جس کا جی چاہے ــــ نہ آئے آتشیں دوزخ میں جائے جس کا جی چاہے۔

وہ مرزا قادیانی پر لعنت بھیجیں اور محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں مسلمان ان کو سینے سے لگانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

وفاقی وزیر مذہبی امور کے دعوت نامے کا مرکزی ناظم اعلیٰ کی طرف سے جواب

وفاقی وزیر برائے مذہبی امور نے "نگران کمیٹی برائے تحفظ ختم نبوت" کے اجلاس کیلئے دو مختلف دعوت نامے بھیجے، جن کا مرکزی ناظم اعلیٰ نے مندرجہ ذیل جواب دیا:

بخدمت جناب سید قاسم شاہ صاحب زید مجدہٗ، "وفاقی وزیر مذہبی امور" پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہٗ۔ مزاج گرامی بخیر ہو!

یہ بات نہایت خوش آئند ہے کہ محب اسلام اور محب وطن افراد تسلسل سے قادیانیت کے استیصال کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور قادیانیت کے خاتمہ تک اس کا تعاقب کرتے رہیں گے۔ جیسا کہ پاکستان ایسی نظریاتی مملکت میں قادیانیت کو جو عروج حاصل ہے۔ نہایت ہی قابل افسوس ہے سابق وفاقی وزیر حاجی میر ترین صاحب کے توسط سے وزیر اعظم (باقی صفحہ ۳۰ پر)

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یؤذ جارہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرًا اولیصمت وفی روایۃ بدل الجار ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلیصل رحمہ۔

(متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ)

(ترجمہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ مہمان کا اکرام کرے اور اپنے پڑوسی کو نہ ستائے اور زبان سے کوئی بات نکالے تو بھلائی کی بات نکالے ورنہ چپ رہے اور دوسری روایت ہے کہ صلہ رحمی کرے۔

ف: اس حدیث پاک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی امور پر تنبیہ فرمائی اور ہر مضمون کو حضورؐ نے اس ارشاد کے ساتھ ذکر فرمایا کہ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ ترجمہ میں اختصار کی وجہ سے شروع ہی میں ذکر پر اکتفاء کیا گیا۔ ہر ہر جملہ کے ساتھ اس کو ذکر فرمانے سے مقصود ان امور کی اہمیت اور تاکید ہے جیسا کوئی شخص اپنی اولاد میں سے کسی کو کہے کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو فلاں کام کرلے۔ مقصد اس تنبیہ سے یہ ہے کہ یہ چیزیں کامل ایمان کے افراد ہیں جو ان کا اہتمام نہ کرے اس کا بھی ایمان کامل نہیں (مظاہر)

اور اللہ پر ایمان اور آخرت پر ایمان کے ذکر میں خصوصیت غالبًا اس وجہ سے ہے کہ اللہ جل شانہٗ پر ایمان بغیر تو آخرت میں کسی نیکی کا کوئی ثواب ہی نہیں اور اللہ جل شانہٗ پر ایمان میں آخرت پر ایمان خود آگیا تھا۔ پھر اس کو خصوصیت سے غالبًا اس لئے ذکر فرمایا کہ یہ تنبیہ اور ثواب کی نیت پر شوق دلانا ہے کہ ان امور کا حقیقی بدلہ اور ثواب آخرت کے دن ملے گا۔ جس دن یہ معلوم ہوگا کہ دنیا کی ذرا ذرا سی چیز اور عمل پر اللہ جل شانہٗ کے یہاں کتنا کتنا اجر و ثواب ہے۔

اس کے بعد حضورؐ نے اس حدیث پاک میں چار چیزوں پر تنبیہ فرمائی۔ پہلی چیز مہمان کا اکرام ہے وہی اس جگہ بندہ کا اس روایت کے ذکر کرنے سے مقصود ہے اس کی توضیح آئندہ حدیث میں آئے گی۔

دوسرا مضمون پڑوسی کو ایذاء دینے کے متعلق ہے اس حدیث شریف میں ادنیٰ درجہ کا حکم کیا گیا کہ پڑوسی کو ایذا نہ پہنچائے۔ یہ بہت ہی ادنیٰ درجہ ہے۔ ورنہ روایات میں پڑوسی کے حق کے متعلق بہت زیادہ تاکیدیں وارد ہوئی ہیں۔ شیخین کی بعض روایات میں فلیکرم جارہٗ وارد ہوا ہے یعنی پڑوسی کا اکرام کرے اور شیخین کی بعض روایات میں فلیحسن الی جارہٖ آیا ہے کہ اس کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے یعنی جس چیز کا وہ محتاج ہو اس میں اس کی اعانت کرے، اس سے برائی کو دفع کرے۔

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے۔ جانتے ہو کہ پڑوسی کا کیا حق ہے، اگر وہ تجھ سے مدد چاہے تو اس کی مدد کر۔ اگر قرض مانگے تو اس کو قرض دے اگر محتاج ہو تو اس کی اعانت کر۔ اگر بیمار ہو تو عیادت کر، اگر وہ مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا، اگر اس کو خوشی حاصل ہو تو مبارک باد دے، اگر مصیبت پہنچے تو تعزیت کر، بغیر اس کی اجازت کے اس کے مکان کے پاس اپنا مکان اونچا نہ کر جس سے اس کی ہوا رک جائے، اگر تو کوئی پھل خریدے تو اس کو بھی ہدیہ دے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو اس پھل کو ایسی طرح پوشیدہ گھر میں لاکر وہ نہ دیکھے اور اس کو تیری اولاد باہر لے کر نہ نکلے تاکہ پڑوسی کے بچے اس کو دیکھ کر رنجیدہ نہ ہوں، اور اپنے گھر کے دھوئیں سے اس کو تکلیف نہ پہنچا مگر اس صورت میں کہ جو پکا رہے اس میں سے اس کا بھی حصہ لگائے۔ تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا کتنا حق ہے، قسم ہے اس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اس کے حق کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا جس پر اللہ رحم کرے، روایت کیا اس کو غزالیؒ نے اربعین میں (مظاہر تغییر)۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (تین مرتبہ فرمایا) خدا کی قسم مومن نہیں ہے۔ خدا کی قسم مومن نہیں ہے، خدا کی قسم مومن نہیں ہے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ، کون شخص، حضورؐ نے فرمایا جس کا پڑوسی اس کی مصیبتوں (اور بدیوں) سے مامون نہ ہو (مشکوٰۃ عن الشیخین)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کی مصیبتوں سے مامون نہ ہو حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ دونوں حضرات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ مجھے پڑوسی کے بارہ میں اس قدر تاکید کرتے رہے کہ مجھے ان کی تاکیدوں سے یہ گمان ہوا کہ پڑوسی کو وارث بنا کر رہیں گے (مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا گیا کہ دور کے پڑوسی سے ابتداء نہ کی جائے بلکہ پاس کے پڑوسی سے ابتداء کی جائے

باقی صفحہ 9 پر

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اپنی تنخواہ کم کر دی تھی!

حفیظ رضا پسروری

امیر المومنین خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ، اسلام اور تاریخ اسلام کے سب سے بڑے مسلمان ہیں آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز، مخلص، عزیز ترین، جان نثار اور جانباز ساتھی تھے آپ کی ذاتِ گرامی پر حضورؐ کو بے حد اعتماد اور بھروسہ تھا آپ بہت امیر اور تاجر تھے۔ اور آپ نے ساری دولت، اسلام قبول کرنے کے بعد، اللہ کی راہ میں دے دی تھی، وہ مکہ معظمہ میں اپنی بہت سی جائیداد چھوڑ آئے تھے اور مدینہ منورہ میں انہوں نے کپڑے کا معمولی کاروبار شروع کر لیا تھا اس کاروبار سے اُن کے گھر کے اخراجات بخوبی پورے ہو جاتے تھے۔ حضور نبی کریمؐ کی وفات کے بعد آپ مسلمانوں کے امیر المومنین مقرر ہوئے۔ اب ان کے پاس اپنا کاروبار کرنے کا وقت نہ تھا، سارا وقت مملکتِ اسلامیہ کے معاملات میں صرف ہو جاتا تھا، لیکن گھر میں اخراجات کے لئے رقم کی بہر حال ضرورت رہتی تھی۔ وہ اپنے کاروبار کے لئے اب تھوڑا سا وقت نکالنے لگے اور باقی وقت خلیفۃ المسلمین کی حیثیت سے اپنے فرائض کی انجام دہی میں صرف فرما دیتے۔

ایک دن حضرت عمر فاروقؓ نے آپ کو کپڑا بیچنے کیلئے جاتے دیکھ لیا۔ عمرؓ نے کہا

"اے امیر المومنین! آپ کو کاروبار میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے مسلمانوں کے معاملات و مسائل اس سے کہیں اہم ہیں۔"

حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا عمرؓ! "میرے پاس کوئی رقم نہیں اور میں اپنے گھر کے اخراجات بغیر کام کئے پورے نہیں کر سکتا۔" حضرت عمرؓ نے مشورۃً عرض کیا کہ آپ کے اخراجات مسلمانوں کو پورا کرنا چاہئیں اور آپ کو بیت المال سے اخراجات لینا چاہئیں۔" اس پر حضرت امیر المومنینؓ نے اپنے دوسرے ساتھیوں صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا وہ سب حضرت عمرؓ کی تجویز سے متفق تھے اس پر حضرت صدیق اکبرؓ نے بیت المال سے معمولی رقم لینے کا فیصلہ فرمایا جس سے ان کے گھر کے اخراجات چل سکیں۔

ایک دن حضرت صدیق اکبرؓ کا دل میٹھا کھانے کو چاہا تو آپؓ نے اپنی اہلیہ محترمہؓ کو اس کے لئے کہا۔ اہلیہ محترمہؓ نے جواب دیا کہ ان کے پاس اس کی گنجائش اور بچت نہیں ہے۔ جس پر صدیق اکبرؓ خاموش ہو گئے۔

چند روز بعد حضرت کی اہلیہ محترمہؓ نے ان کی خدمت میں کھانے کے بعد میٹھا پیش کر دیا اس پر انہوںؓ نے پوچھا کہ آپ نے یہ میٹھا کہاں سے لیا؟

"میں نے بیت المال سے جو رقم ملتی ہے اس میں سے ہر روز کچھ تھوڑا سا بچانا شروع کیا اور یہ بچت میٹھی (ڈش) بنانے میں مدد و معاون بنی" اہلیہ محترمہ نے جواب دیا۔ اس پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے تھوڑی سی دیر غور فرمایا اور کہا کہ۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم بیت المال سے زیادہ رقم (تنخواہ) وصول کر رہے ہیں ہمیں وہاں سے اپنی ضرورت سے زیادہ نہیں لینا چاہئے انہوں نے خزانچی کو اپنی تنخواہ کم کرنے کا حکم دے دیا جس سے بچت ناممکن ہو گئی سبحان ربی العظیم

وفات سے قبل حضرتؓ نے خزانچی سے پوچھا کہ "میں نے بحیثیت خلیفۃ المسلمین کتنی رقم لی ہے۔ خزانچی نے چار سو درہم کے قریب بتایا۔ فرمایا کہ میری تمام جائیداد فروخت کر دی جائے اور یہ رقم بیت المال کو واپس دے دی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا

ع

پروانے کو شمع ہے تو بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس! (اقبالؒ)

سیدنا صدیق اکبرؓ کی راہ پر!

ضرورت سے زیادہ تنخواہ کم کرنے کی دوسری اور شاید آخری مثال حجۃ الاسلام حضرت مولانا سید محمد قاسم نانوتویؒ بانی مدرسہ دار العلوم دیوبند نے قائم کی۔ حضرتؒ مدرسہ سے سات روپے ماہوار تنخواہ لیتے تھے۔ حضرت کے بیٹے کا انتقال ہو گیا۔ مدرسہ کے ناظم مالیات حضرتؒ کی تنخواہ لائے، تو آپؒ نے چھ روپے رکھ لئے اور ایک روپیہ واپس کر دیا۔ فرمانے لگے اب گھر کی گزران چھ روپے میں ہو جایا کرے گی۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنی طویل جدوجہد آزادی برصغیر اور تبلیغی سرگرمیوں کے دوران ہمیشہ گاڑی کے تیسرے درجہ میں یا بس / لاری میں سفر کیا۔ سن ۱۹۵۱ء میں امیر شریعتؒ ضلع میانوالی کے دورہ پر تشریف لے گئے تو میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ واپسی پر میانوالی ریلوے اسٹیشن پر حضرت کے معتمد ساتھی صوفی اللہ داد، اُن کا اور دیگر ساتھیوں کے ٹکٹ لے کر آئے۔ شاہ جیؒ نے ٹکٹ دیکھے تو فرمانے لگے "صوفی جی! کیا اب ٹکٹوں کا رنگ تبدیل ہو گیا ہے؟

صوفی صاحب نے کہا نہیں! شاہ جی نے کہا تو یہ سبز رنگ کے کیسے ہو گئے۔ تیسرے درجہ کے ٹکٹ تو زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ صوفی صاحبؒ نے کہا کہ حضرت یہ درجہ دوم کے ٹکٹ ہیں! اس پر شاہ جیؒ نے کہا کہ صوفی جی یہ ٹکٹ واپس کر کے درجہ سوم کے ٹکٹ لاؤ۔ صوفی صاحبؒ نے ایسا ہی کیا وہ ٹکٹ لائے اور دونوں درجوں کے درمیانی فرق کی رقم جو غالباً ۸ روپے تھی وہ بھی لائے۔ شاہ جیؒ نے ۸ روپے لے کر مولانا محمد علی جالندھریؒ کے حوالے کی کہ مولانا! ان روپوں کی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رسید کاٹ دیں۔!

دوران سفر میں نے شاہ جیؒ سے پوچھا کہ حضرت درجہ دوم میں سفر کرنے میں کیا حرج تھا۔ فرمانے لگے کہ کیا اس کمرے میں سفر کرنے سے گاڑی لیٹ پہنچے گی؟ میں نے عرض کیا، ایسا

باقی صفحہ ۳۰ پر

ایک پاکباز ہستی، ایک جلیل القدر تابعی

حضرت عروہ بن زبیر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ثمینہ ناز .... مانسہرہ

حضرت عروہ ابن زبیرؓ نے خدا کی عظمت والے گھر خانہ کعبہ کے زیرِ سایہ بیٹھ کر اپنے رب سے حصولِ علمِ دین کی درخواست کی تھی اس کے حصول کی خاطر انہوں نے اپنی زندگی طلب علم کے لئے وقف کردی اور ان صحابہ کرامؓ سے استفادہ کیا جو اس وقت تک حیات تھے وہ دن رات ان بزرگوں کے گھروں کے چکر کاٹتے۔ ایک ایک کے گھر جاتے ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ان کی مجلس میں شرکت کرتے غرضیکہ جہاں تک ممکن ہوتا ان کے ساتھ رہتے!

آپؒ ایسے گھرانے میں پیدا ہوئے جو عزت و مرتبے کے لحاظ سے سب سے بلند درجہ رکھتا تھا ان کے والد زبیر بن العوامؓ حضرت رسولؐ کے خاص صحابہ میں سے تھے جو کہ عشرہ مبشرہ میں بھی شامل تھے ان کی والدہ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ خلیفۂ اول اور جلیل القدر

خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کی لختِ جگر ہیں اور انہیں خود حضورؐ نے ذات النطاقین کے لقب سے نوازا۔ ان کے نانا حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں جو خلیفۂ اول اور جلیل القدر صحابی ہیں اور ہر مشکل میں حضورؐ کے ساتھ رہے ان کی دادی صفیہ بنت عبدالمطلب ہیں جو رسولِ مقبولؐ کی پھوپھی تھیں۔ اُن کی خالہ ... ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ تھیں، جب ام المومنین کا وصال ہوا تو حضرت عروہ بن زبیرؒ کو ان کی قبر میں اتارنے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت عروہ بن زبیرؒ نے بے شمار مسائل حضرت علی بن ابی طالبؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابوایوب انصاریؓ، حضرت اسامہ بن زیدؓ۔ حضرت ابوہریرہؓ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور حضرت نعمان بن بشیرؓ رضوان اللہ اجمعین سے سیکھے۔ اپنی خالہ ام المومنین سے بھی علم حاصل کیا۔ چنانچہ ایک مدت کی محنت و مشقت کے بعد آپؒ کا شمار مدینہ کے ان سات فقہاء میں ہونے لگا جن کی طرف احکامِ دین کے بارے میں رجوع کیا جاتا تھا۔

حضرت عروہ بن زبیرؒ کی زندگی علم و عمل کا صحیح نمونہ تھی وہ سخت گرمی کے موسم میں بھی روزہ دار ہوتے تھے بڑے شب زندہ دار اور ہر دم ذکرِ الٰہی سے رطب اللسان رہتے تھے، اللہ کی کتاب ہر وقت آپؒ کے ساتھ رہتی اور ہر گھڑی اس کی تلاوت کرتے تھے۔ قرآن مجید کا ایک چوتھائی روزانہ ناظرہ تلاوت کرتے اور پھر اتنا ہی رات کو قیام اللیل میں پڑھتے ایام جوانی سے لے کر یوم وفات تک اس معمول میں ایک دن کے سوا کبھی ناغہ نہیں کیا اور وہ ایک دن کا ناغہ بھی ایک بہت بڑی مصیبت کیوجہ سے ہوا۔ ہوا یوں کہ بنی اُمیہ کے چھٹے خلیفہ ولید بن عبدالملک نے آپؒ کو دمشق آنے کی دعوت دی جب آپ دمشق پہنچے تو آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یکے بعد دیگرے دو آزمائشیں آپڑیں پہلے آپ کے صاحبزادے کا انتقال ہوا اور بعد میں آپ کی ٹانگ زخمی ہوگئی مگر یہ زخم ناسور بنتا گیا۔ جراح نے مشورہ دیا کہ ٹانگ کاٹ دی جائے۔ چنانچہ آپ کی ٹانگ کو کاٹ دیا گیا۔ جس وقت ٹانگ کاٹی جارہی تھی اس وقت بھی آپؒ کی زبان ذکرِ الٰہی سے تر تھی، صبر و استقامت کے کیا کہنے۔ جب تک جراح آری چلاتا رہا عروہؒ کی زبان پر تکبیر و تہلیل جاری رہی۔ یوں اس طویل عمل جراحی کے بعد آپؒ پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور ایام جوانی سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک یہی وہ عرصہ تھا جب تلاوتِ قرآن کا ناغہ ہوا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ۷۱ سال کی عمر پائی لیکن ساری زندگی آپ نے اس طرح گزار دی گویا سراپا نیکی اور خیر ہیں اور نیکی کا ہی خلعت پہنے، سر پر تقویٰ کا تاج زریں سجائے ہوئے تھے۔ جب آپ کا پیامِ اجل آیا تو آپ اس وقت بھی روزہ سے تھے۔ اہلِ خانہ نے روزہ افطار کرنے کے لئے اصرار کیا لیکن آپ نے انکار کیا اور یہ انکار یقیناً اسی بنا پر تھا کہ زرا دیر بعد حوضِ کوثر پر افطار کی سعادت حاصل کریں گے۔ چاندی کے سفید و شفاف پیالے میں حسین و خوبصورت بڑی آنکھوں والی حوروں کے ہاتھوں سے۔ (رحمہ اللہ تعالیٰ)

(بحوالہ "سیرت تابعین" ڈاکٹر عبدالرحمٰن رافت پاشا)

بکھرے موتی

افضال اللہ مردانی

(۱) اللہ تعالیٰ کی دشمنوں سے دوستی کرنا اللہ سے دشمنی کرنا ہے

(۲) چاند کے بغیر رات اور علم کے بغیر زندگی بیکار ہے۔

(۳) کردار ایک ایسا ہیرا ہے جو ہر پتھر کو کاٹ سکتا ہے

(۴) عالم سے ایک گھنٹے کی گفتگو دس برس کے مطالعے سے

بہتر ہے۔

(۵) جب کسی قوم کی بربادی خدا کو منظور ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جھگڑے اور فساد کے دروازے کھول دیتا ہے۔

(۶) تحریک ایک خاموش آواز ہے اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔

(۷) دل کا سکون چاہتے ہو تو حسد سے دور رہو۔

(۸) زندگی جب تک نیک کاموں کا ذریعہ نہ ہو شائستہ نہیں ہو سکتی۔

(۹) عقلمند کے سامنے زبان، حاکم کے سامنے آنکھ اور بزرگ کے سامنے دل کو قابو میں رکھنا چاہیئے۔

(۱۰) گناہ انسان اس وقت کرتا ہے جب اس کا ضمیر سو جاتا ہے اور وہ خود پرست بن جاتا ہے

تصویروں کا شرعی حکم!

مولانا محمد اشرف ضیاء ہارون آباد

(۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصور قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تصویر تم نے بنائی تھیں اس کو زندہ کرو اس میں جان ڈالو جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے (بخاری و مسلم)

(۲) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر مصور آگ میں ہے۔ ہر تصویر کو ایک زندگی عطا کی جائے گی۔ اور یہ تصویر اپنے مصور کو جہنم میں عذاب کرے گی۔ (بخاری و مسلم)

(۳) حضرت عمران بن حصینؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ کو اس لئے بھیجا گیا کہ جو تصویر دیکھو اس کو مٹا دو۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

(۴) مسند احمد کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حرمت کا حکم سننے کے بعد جو اس کو کرے گا وہ کافر ہے اور وہ اس چیز کا منکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی (مسند احمد)

(۵) (حدیث قدسی) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو میری بنائی ہوئی چیز کو بنانے کی کوشش کرے اگر مخلوق میں یہ طاقت ہے تو میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ایک ذرہ، ایک دانہ، ایک جو پیدا کر کے دکھائیں (بخاری و مسلم)

(۶) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن جہنم میں ایک گردن نمودار ہوگی جس کی آنکھیں ہوں گی ۲ کان اور ایک زبان ہوگی وہ کہے گی میں تین شخصوں کے لئے مقرر کی گئی ہوں (۱) مشرک کے لئے (۲) متکبر سرکش کے لئے (۳) ہر مصور کیلئے (ترمذی)

اہل اسلام سے گزارش ہے کہ احادیث بالا کریں آپ حضرات کو یہ واضح ہو گیا کہ تصاویر لٹکانا چاہے اپنی ہوں یا غیر کی، انسانی ہوں یا حیوانی ہر طرح ذی روح چیز کی تصویریں ناجائز اور حرام ہیں۔ بلکہ رحمت سے محرومی ہے باقی بعض روایات سے شجر، حجر، مکانات، مساجد، بوٹیاں وغیرہ کی تصویروں کے جواز کا ثبوت موجود ہے۔

بقیہ:- بائبل میں مقام انبیاء

"تو دیکھو ایک بدچلن عورت جو اس شہر کی تھی یہ جان کر کہ وہ اس فریسی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا ہے سنگ مرمر کے عطردان میں عطر لائی اور اس کے پاؤں کے پاس روتی ہوئی پیچھے کھڑی ہو کر اس کے پاؤں آنسوؤں سے بھگونے لگی اور اپنے سر کے بالوں سے ان کو پونچھا اور اس کے پاؤں بہت چومے اور ان پر عطر ڈالا" لوقا ۷: ۳۷: ۳۸

"مسیح جو ہمارے لیے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کچھ لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے" گلتیوں ۳: ۱۳

"پس یسوع نے ان سے پھر کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں۔ جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں۔ مگر بھیڑوں نے ان کی نہ سنی" یوحنا ۱۰: ۷: ۸

اب آپ قرآن مجید کی تعلیم کو لیجیے جو اس نے حضرات انبیاءؑ کے بارے میں فرمائی ہے

تعلیم قرآن مجید: قرآن مجید حضرات انبیاءؑ کا ذکر خیر کر کے فرماتا ہے کہ وہ "تمام نیک تھے" سورت ۲۱ آیت ۸۶

"تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے۔ نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا" انجیل متی ۱۹: ۱۷ دیکھیے جناب مسیح اس لفظ کو خدا کی طرف منسوب فرماتے ہیں اپنے اور تمام حضرات انبیاء کے نیک ہونے کی نفی کرتے ہیں اور حضور سرور کائنات صلعم اس لفظ کی نسبت حضرات انبیاء کی طرف فرماتے ہیں اناجیل اربعہ میں جناب مسیح کا کوئی قول ایسا نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ حضرات انبیاء نیک تھے۔

عزیز عزیز:- انصاف آپ کے ہاتھ میں ہے اور اب آپ ہی خدا لگتی کہیے کہ قرآن مجید الہامی کتاب ہے یا بائبل؟ ہماری دلی تمنا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ

بقیہ:- فضائل صدقات

حضرت عائشہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے دو پڑوسی ہیں کس سے ابتداء کروں؟ حضور نے فرمایا جس کا دروازہ تیرے دروازہ سے قریب ہو۔ حضرت ابن عباسؓ سے مختلف طریق سے نقل کیا گیا کہ پاس کا پڑوسی وہ ہے جس سے قرابت ہو اور دور کا پڑوسی وہ ہے جس سے قرابت نہ ہو۔ نوف شامیؒ سے نقل کیا گیا کہ پاس کا پڑوسی مسلمان پڑوسی ہے اور دور کا پڑوسی یہود و نصاریٰ، یعنی غیر مسلم (در منثور)

بائبل میں مقام انبیاء

مولانا بشیر احمد الحسینی شورکوٹ

عیسائیوں کی الہامی بائبل حضرات انبیاء کے بارے میں جو نظریہ پیش کرتی ہے۔ وہ آپ کے سامنے بیان کیا جاتا ہے تاکہ ہر روشن ضمیر انسان پر یہ بات اچھی طرح سے ظاہر ہو جائے کہ جس کتاب کا حضرات انبیاء کے متعلق یہ نظریہ ہو وہ یقیناً الہامی کتاب نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کوئی ذی ہوش آدمی ایسی کتاب کو الہامی کتاب کہہ سکتا ہے۔ اگر کوئی انسان خوش فہمی میں مبتلا ہو کر اور کسی مصلحت کی بنا پر اسے الہامی تصور کرے تو اس کی اپنی مرضی اور مصلحت ہے جو حقیقت سے سینکڑوں میل دور ہے اب ذرا بائبل کی ان گوہر فشانیوں کو ملاحظہ فرمایئے جن کو بقول پادری لوگوں کے روح القدس کی مدد سے قلم بند کیا گیا ہے۔

"سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں" پیدائش باب ۱۹۔ آیت ۳۶ "تب داؤد لوٹا کہ اپنے گھرانے کو برکت دے اور ساؤل کی بیٹی میکل داؤد کے ساتھ استقبال کو نکلی اور کہنے لگی کہ اسرائیل کا بادشاہ آج کیسا شاندار معلوم ہوتا تھا جس نے آج کے دن اپنے ملازموں کی لونڈیوں کے سامنے اپنے کو برہنہ کیا جیسے کوئی بانکا بے حیائی سے برہنہ ہو جاتا ہے داؤد نے میکل سے کہا کہ یہ تو خداوند کے حضور تھا جس نے تیرے باپ اور اس کے سارے گھرانے کو چھوڑ کر مجھے پسند کیا تاکہ وہ مجھے خداوند کی قوم اسرائیل کا پیشوا بنائے سو میں خداوند کے آگے ناچوں گا بلکہ اس سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گا اور اپنی نظر میں نیچ ہوں گا۔ اور جن لونڈیوں کا ذکر تو نے کیا ہے وہی میری عزت کریں گی۔" ۲۔ سموئیل ۶: ۲۰: ۲۲

"اور سلیمان بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی موآبی، عمونی، ادومی، صیدانی اور حتی عورتوں سے محبت کرنے لگا۔ یہ ان قوموں کی تھیں جن کی بابت خداوند نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم ان کے بیچ نہ جانا اور نہ وہ تمہارے بیچ آئیں۔ کیونکہ وہ ضرور تمہارے دلوں کو اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل کر لیں گی۔ سلیمان ان ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا اور اس کے پاس سات سو شہزادیاں، اس کی بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں اور اس کی بیویوں نے اس کے دل کو پھیر دیا کیونکہ جب سلیمان بڈھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا جیسا کہ اس کے باپ داؤد کا دل تھا کیونکہ سلیمان صیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمونیوں کے نفرتی ملکوم کی پیروی کرنے لگا اور سلیمان نے خداوند کے آگے بدی کی اور اس نے خداوند کی پوری پیروی نہیں کی جیسی کہ اس کے باپ داؤد نے کی تھی پھر سلیمان نے موآبیوں کے نفرتی کموس کے لیے اس پہاڑ پر جو یروشلم کے سامنے ہے اور بنی عمون کے نفرتی مولک کے لیے بلند مقام بنا دیا اس نے ایسا ہی اپنی سب اجنبی بیویوں کی خاطر کیا جو اپنے دیوتاؤں کے حضور بخور جلاتی اور قربانی گزرانتی تھیں اور خداوند سلیمان سے ناراض ہوا۔ کیونکہ اس کا دل خداوند اسرائیل کے خدا سے پھر گیا تھا جس نے اسے دوبارہ دکھائی دے کر اس کو اس بات کا حکم کیا تھا کہ وہ غیر معبودوں کی پیروی نہ کرے پر اس نے وہ بات نہ مانی جس کا حکم خداوند نے دیا تھا۔" سلاطین اول ۱۱: ۱ تا ۱۰۔ ان کی اسی حالت میں وفات ہوئی توبہ بھی نصیب نہ ہوئی۔ نقل کفر، کفر نباشد

"اور داؤد بادشاہ بڈھا اور کہن سال ہوا۔ اور وہ اسے کپڑے اوڑھاتے پر وہ گرم نہ ہوتا تھا سو اس کے خادموں نے اس سے کہا کہ ہمارے مالک بادشاہ کے لیے ایک جوان کنواری ڈھونڈی جائے جو بادشاہ کے حضور کھڑی رہے اور اس کی خبرگیری کیا کرے اور تیرے پہلو میں لیٹ رہا کرے۔ تاکہ ہمارے مالک بادشاہ کو گرمی پہنچے چنانچہ انہوں نے اسرائیل کی ساری مملکت میں ایک خوبصورت لڑکی تلاش کرتے کرتے شونمیت ابی شاگ کو پایا اور اسے بادشاہ کے پاس لائے اور وہ لڑکی بہت شکیل تھی سو وہ بادشاہ کی خبرگیری اور اس کی خدمت کرنے لگی لیکن بادشاہ اس سے واقف نہ ہوا" سلاطین اول ۱: ۱تا۴

"پھر سمسون غزہ کو گیا۔ وہاں اس نے ایک کسبی دیکھی اور اس کے پاس گیا اور غزہ کے لوگوں کو خبر ہوئی کہ سمسون یہاں آیا ہے انہوں نے اسے گھیر لیا اور ساری رات شہر کے پھاٹک پر اس کی گھات میں بیٹھے رہے۔ پر رات بھر چپ رہے اور کہا کہ صبح کو روشنی ہوتے ہی ہم اسے مار ڈالیں گے اور سمسون آدھی رات تک لیٹا رہا" قضات ۱۶: ۱تا۳

"اس کے بعد سورق کی وادی میں ایک عورت سے جس کا نام دلیلہ تھا، اسے عشق ہو گیا۔ قضات ۱۶: ۴۔ نیز اسی باب میں اسی سمسون سے تین مرتبہ جھوٹ بولنا ثابت ہے یہ سمسون خدا تعالیٰ کا نذیر تھا۔ قضات ۱۶: ۱۷

لیاہ کی آنکھیں چندھی تھیں۔ پر راخل حسین اور خوبصورت تھی اور یعقوب راخل پر فریفتہ تھا۔ پیدائش ۲۹: ۱۷: ۱۸

اور اسرائیل کے اس ملک میں رہتے ہوئے یوں ہوا کہ روبن نے جا کر اپنے باپ (یعقوب) کی حرم بلہاہ سے مباشرت کی اور اسرائیل کو یہ معلوم ہو گیا۔ پیدائش ۳۵: ۲۲

باقی صفحہ ۹ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

نامحرم رشتہ داروں سے پردہ

سائل ، ایک صاحب ، کراچی

س ۱: میرے سسرالی رشتہ داروں میں کوئی ایک فرد بھی شرعی احکامات کا پابند نہیں۔ اور اگر کچھ مانتے بھی ہیں تو اس حد تک جس میں ان کا معاشرہ مجروح نہ ہو۔ چنانچہ پردہ تو بالکل کرتے ہی نہیں اگر برقعہ استعمال بھی ہوتا ہے۔ تو موجودہ معاشرہ کے مطابق رسماً۔ برقعہ کے استعمال کا جو تصور ہے اس کے متعلق وہ سوچتے بھی نہیں۔ چنانچہ میری دو لڑکیوں کی شادیاں بھی انہیں کے تصور اور مطابقت رکھنے والے گھروں میں ہوئیں۔ ان کے رشتہ دار بڑے اور چھوٹے آزادانہ طور پر اندر آتے جاتے ہیں۔ میری بیوی اور بچے جن میں بالغ لڑکیاں بھی غیر شادی شدہ شامل ہیں اکثر اوقات ان کے یہاں جاتے رہتے ہیں۔ میں نے اشارتاً اپنی بیوی کو سمجھانے کی کوشش بھی کی کہ ان کے رشتہ دار ہماری لڑکیوں کے لئے نامحرم کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور ان کا وہاں زیادہ آنا جانا مناسب نہیں۔ کئی مرتبہ تو یہ ہوتا ہے کہ جب وہاں بچہ کی پیدائش ہوتی ہے تو میری بڑی لڑکی تقریباً دو ہفتہ وہاں ہی رہتی ہے۔ چونکہ میں کوئی عالم نہیں ہوں اس لئے ان کو تاکیداً بھی نہیں کہہ سکتا۔ اور سب لوگ یہی خیال کرتے ہیں کہ باپ ظالم ہے۔ بچوں کی خوشیاں نہیں دیکھ سکتا۔ زیادہ تاکید کرنے پر اکثر و بیشتر ناخوشگواری کا ماحول رہتا ہے۔ اس لئے براہ کرم ان کو سمجھانے کے لئے زیادہ نہیں تو کچھ تفصیل سے تحریر فرمائیں تاکہ ان کو دکھا سکوں کہ ہمارے لئے کیا احکامات ہیں۔ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ مجھے جو ہر وقت بری الذمہ ہونے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ بیوی کا یہ حال ہے کہ فوراً ہی تند و ترش گفتگو کرنے کو تیار ہوتی ہے۔ بعض اوقات معمولی استفسار پر غیر ذمہ دارانہ جواب دیتی ہے جسے کہ میں صرف اس لئے برداشت کر جاتا ہوں کہ ان کو علماء کے مشوروں کے ذریعہ سمجھاؤں۔ اور احکام الٰہی کے تحت نبھانے کو بہتر سمجھ کر خاموش ہو جاتا ہوں۔

ج: نامحرم رشتہ داروں سے پردہ شرعی حکم ہے۔ اور نوجوان لڑکے لڑکیوں کا (جب کہ وہ نامحرم ہوں) ایک دوسرے سے بے تکلفی کی باتیں کرنا۔ ایک دوسرے کو دیکھنا حرام ہے اور آنکھوں اور زبان کا زنا ہے۔ اس لئے آپ کا موقف صحیح ہے کہ بے ضرورت ایسے لوگوں میں آنا جانا صحیح نہیں، عزت و آبرو کی حفاظت لازم ہے۔

آپ کی اہلیہ کا ان باتوں کو برا ماننا اور اس پر تند و ترش گفتگو کرنا بہت ہی افسوسناک امر ہے۔ عورتوں کی یہی جہالت ہے جو ان کو دوزخ میں لے جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل و فہم نصیب فرمائے عورت کی جنت شوہر کی فرمانبرداری میں ہے بشرطیکہ وہ کسی ناجائز کام کا حکم نہ دے اور وہ گھر خود جنت ہے جس میں میاں بیوی کے درمیان الفت و محبت اور یکجہتی ہو۔ عورتیں اپنی بے وقوفی سے اپنی جنت کو خود اپنی زبان اور اپنے ہاتھوں سے جہنم بنا لیتی ہیں۔ آپ اپنے بیوی بچوں کو جہاں تک ممکن ہو پیار و محبت سے سمجھایا کریں اور گھر میں فضائل کی کتابیں سنایا کریں۔

میت کے ساتھ ذکر زیرلب ہونا چاہیئے

سائل ـــــ مشتاق احمد عباسی ـــــ راولپنڈی

س ۱: کیا حدیث کی روشنی میں بہتا ہوا پانی پاک ہے اگر پاک ہے تو کیا ایسا پانی بھی پاک ہے جو سرے سے ہی ناپاکی اور غلاظت کا مرکز ہے لیکن بہتا ہے مثال کے طور پر راولپنڈی میں نالہ لئی ہے جو بہتا بھی ہے اور اس میں اکثر اوقات مردار جانور گھوڑے گدھے کتے وغیرہ پڑے ہوتے ہیں۔ دوسرا بہنے والا پانی گٹر کا ہوتا ہے جو جمع ہو کر بہتا ہے؟ کیا اس پانی سے کپڑے دھوئے جائیں تو پاک ہیں اُن کپڑوں سے نماز ہو جاتی ہے۔

ج ۱: جو پانی اصل سے پاک ہو اور جاری ہو اس میں اگر نجاست گر جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ البتہ نجاست کی جگہ کے پانی کا استعمال صحیح نہیں۔ گٹر کا پانی جمع ہو کر جو بہتا ہے وہ پاک نہیں۔

س ۲: زاہد نے کہا کہ میں اپنے بھائی کے گھر جاؤں تو مجھ پر بیوی طلاق ہے لیکن بھائی کا گھر چھوٹ بھی نہیں سکتا۔ اب وہ اگر اپنے بھائی کے گھر جائے تو کیا بیوی اُس پر طلاق ہوگی اگر نہیں ہوتی تو اس کا کفارہ کیا ادا کرے؟

ج ۲: اگر سوال میں درج شدہ الفاظ کہے تھے اور نیت تین طلاق کی نہیں تھی۔ تو بھائی کے گھر جانے سے ایک طلاق رجعی واقع ہو جائے گی۔ عدت کے اندر اندر اس کو واپس لے سکتا ہے بدستور دونوں میاں بیوی رہیں گے۔

س ۳: قرآن حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۳: باپردہ جائیں۔ ان کے جانے سے فتنہ کا اندیشہ نہ ہو اور وہاں کوئی کام خلاف شرع نہ کریں تو جائز ہے۔ مگر آج کل یہ شرطیں اکثر و بیشتر نہیں پائی جاتیں۔ اس لئے نہیں جانا چاہیئے۔

س ۴: جو لوگ اولیاء اللہ کی قبروں پر بکرے وغیرہ دیتے ہیں کیا یہ جائز ہیں۔ حالانکہ اگر ان کی نیت خیرات کی ہو تو۔ اُن کے

قرب وجوار میں مساکین بھی موجود ہیں۔

ج ۵: ناجائز و حرام ہیں۔

س ۶: ختم شریف کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ بعض حضرات ختم خیرات کرتے ہیں لیکن کھانے پر اکثر امیر ہوتے ہیں جہاں پر زیادہ تعداد میں امیر ہوں وہاں خیرات کا طریقہ کار کیا ہونا چاہیے چونکہ بعض حضرات اس کو جائز اس لئے نہیں سمجھتے کہ خیرات کھانا مسکینوں کا حق ہے لیکن اکثر لوگ اس بات سے اتفاق نہیں کرتے؟

ج ۶: ختم کا رواج بدعت ہے۔ کھانا جو فقراء کو کھلایا جائے گا اس کا ثواب ملیگا اور جو خود کھا لیا وہ خود کھا لیا۔ اور جو دوست احباب کو کھلا دیا وہ دعوت ہوگی!

س ۷: حضور اقدسؐ میت کے ساتھ جایا کرتے تھے اُن کا میت کے ساتھ جانے کا کیا طریقہ تھا۔ بعض لوگ باآواز بلند کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہیں بعض حضرات منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں رسول اللہؐ کا طریقہ خاموشی تھا دل میں ذکر کرتے تھے؟

ج ۷: میت کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا مکروہ اور بدعت ہے۔ زیرلب کرنا چاہیئے۔

س ۸: ہمارے ہاں رواج ہے میت جہاں ہو جائے تو چالیس دن تک جتنی بھی جمعراتیں آئیں ختم خیرات کرتے ہیں لیکن بعض حضرات اس کو قطعاً حرام کہتے ہیں۔ بلکہ ایک شخص خیرات کھانے والوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ خیرات تو کھائی ہے اب اپنے ہاتھوں کو سونگھو تم نے خیرات کھائی ہے تمہارا حق نہیں تھا۔ لہٰذا تمہارے ہاتھوں سے بدبو آتی ہے۔ کیا اس شخص کا خیرات کھانے والوں کے متعلق ایسا کہنا ٹھیک ہے؟

ج ۸: میت کے لئے ایصال ثواب جائز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بدنی اور مالی عبادات کا ثواب میت کو بخشا جائے۔ تیجا، چالیسواں، جمعرات کی روٹی یہ سب بدعات ہیں۔ اگر میت کے وارثوں میں نابالغ بچے بھی ہوں تو ان کے گھر کا کھانا حرام ہے!

میں نے قرآن پاک اور سیرت کا مطالعہ کیا

اسلام کی صداقت میرے دل میں رچ بس گئی

ہے جو ہنگامہ بپا یورش بلغاری کا
غافلوں کے لیے پیغام ہے بیداری کا
تو سمجھتا ہے یہ ساماں ہے دل آزاری کا
امتحاں ہے ترے ایثار کا خودداری کا

ایک ایسا زمانہ وہ تھا جب ہم اسلام کے معنی و مفہوم سے کوسوں دور تھے۔ چونکہ پیدائش ایک ہندو خاندان میں ہوئی تھی جیسی ہوئی عمر کے ساتھ ساتھ دل و دماغ پر پیدائشی دآبائی مذہب کی تعلیمات کا زبردست اثر ہوا تھا اسی لیے ہندوستان کی اکثریت میں شمار کیے جانے کا بڑا فخر محسوس ہوتا تھا۔ لیکن لیکن جیسے عمر نے آگے بڑھایا دل و دماغ پر بے چینی و بے زاری کے گہرے بادل منڈلانے لگے۔ سب سے زیادہ بے زاری ہندو سماج و ہندوستانی ہندو نظام معاشرت سے ہوئی، پورا سماج ان گنت فرقوں اور ذاتوں میں بٹا ہوا دیکھ کر عقل حیران رہتی تھی کہ ؎

”محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی“

نسلی طور پر کوئی بہت اونچا تو کوئی بہت نیچا مانا جاتا ہے یہ دیکھ کر دل کسی گھائل پرندے کی مانند تڑپتا رہتا۔ اکثر یہ فکر ستاتی رہتی کہ کیا ایسی فرقہ وارانہ نابرابری کا نام دھرم اور مذہب ہے؟ کہنے کو تو سب ہندو کہلاتے ہیں مگر مقام کے اعتبار سے کوئی فرش پر تو کوئی عرش پر بعض دونوں کے درمیان جگہ ہیں۔ آفریدگار خداوند عالم نے ہر نسل سے دکاسٹ سرٹیفکیٹ، نسل سند دے رکھا ہے جو تاحیات قائم رہتی ہے اور جس میں کسی بھی صورت میں کوئی رد و بدل ہو ہی نہیں سکتا۔

بارہا میں نے اپنی چشم سر سے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ اعلیٰ ذات والے ہندو اچھوتوں اور پسماندہ طبقات کے ساتھ جانوروں سے بھی گیا گزرا سلوک کرتے ہیں حتیٰ کہ انہیں اپنے کنوئیں سے پانی کا ایک قطرہ بھی لینے نہیں دیتے جب کہ پانی خدا کی وہ نعمت ہے جو اس نے اپنے تمام بندوں کے لیے بالکل عام کر دی ہے۔ کہیں کہیں تو میں نے یہ مشاہدہ بھی کیا کہ مندر کے اندر وہی کتے وغیرہ جا کر بیٹھ سکتے تھے لیکن جذبہ عقیدت سے مجبور ہو کر کوئی اچھوت اگر مندر کی چوکھٹ بھی چھونے کی بھول کر بیٹھے تو اسے اس جرم کی بڑی سخت سزا بھی دی جاتی، گویا وہ نام کا انسان ہے ورنہ مذہبی ٹھیکیداروں کی نظر میں کتے سے بھی بدتر ہے اسے تو مندر کی سیڑھیوں پر بھی سر رکھنے کی جرات نہیں کرنی چاہیے یہ منظر دیکھ کر بڑا سخت کوفت ہوتا اور جیسے جیسے دل سے یہ صدا ابھرتی کہ کیا یہی کوئی مذہب ہے؟ انسان اپنے ہم جنسوں سے جدا! جانور سے بھی گیا گزرا۔ اور ہر پہلو سے قابل نفرت و ملامت

جہاں تک عقیدے کا تعلق ہے میں نظریاتی پوجا پاٹ میں بہت دلچسپی لیتا تھا لیکن ان گنت دیوی دیوتاؤں کی بھگتی میرے لیے ایک معمہ بنا ہوا تھا۔ یعنی
ایک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا

اکثر سوچا کرتا کہ آخر میں کن کن کی خوشی حاصل کروں؟ میں بیک وقت سب کو راضی نہیں کر سکتا جب کہ ان کی تعداد تقریباً ۳۳ کروڑ بتائی جاتی ہے ان سب کو منانے کے لیے تو تاحیات شعار کافی ہے دل چونکہ کچھ زیادہ مذہبی تھا۔ اس لیے دماغ کی اس کشمکش کو نظرانداز کرتے ہوئے میں اسی دھن میں لگا رہتا مگر ضمیر کسی قیمت پر خاموش

نہ بنتا اور یہ سوال دل میں کروٹیں لیتا کہ آخر اتنے زیادہ خداؤں کی ضرورت کیا ہے اس پر مستزاد یہ کہ صفات میں سب ایک دوسرے سے جدا ہیں، کیا یہ تمام نظام کائنات کو مل کر چلاتے ہیں؟ کیا پتھر کو تراش لینے پر وہ خدا بن سکتے ہیں؟ کیا حقیقت میں یہ کسی کی فریاد سن سکتے ہیں۔ کیا یہ واقعی انہیں کوئی قدرتی عمل حاصل ہے؟ اور کیا یقینی طور سے ان کا کوئی وجود "EXISTANCE" ہے جب کہ انسان خود انہیں اپنے ہاتھوں سے تراش کرتا ہے کہیں انسانی دماغ کی یہ اپج تو نہیں۔

ایسے ان گنت سوالات بجلی کی مانند حاشیۂ ذہن و دماغ پر تیزی سے کوندتے رہتے کشمکش کے اس زبردست طوفان میں عقیدت ایک ٹوٹی کشتی کی مانند غرق ہونے لگتا ضمیر سے بار بار یہ آواز اٹھتی کہ اس گھیرے سے باہر نکل جا اور اس راہ کو تلاش کر جو سیدھی اور سچی ہو۔ اور

ہندوؤں کے دیوی اور دیوتاؤں کی تعداد ۳۲ کروڑ ہے

اس خدا کو ڈھونڈ لے جو سب کا خالق ہے اور جس کی نظر میں سب تسبیح و زنار کے دانوں کی طرح یکساں ہیں ضمیر کی پکار پر میں نے لبیک کہا اور جستجوئے حق میں دیگر مذاہب کی خاص خاص کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کیا مسلسل پانچ سال تک مطالعہ کا سلسلہ دراز رہا ہندو دھرم کے علاوہ عیسائی مذہب، جین دھرم اور بدھ دھرم کا پوری باریک بینی اور مکمل تحقیق کے ساتھ مطالعہ کیا پھر بھی کوئی رہنمائی نصیب نہ ہوئی۔

کوئی دن اور ابھی بادہ پیمائی کر

کے مطابق وحشت نوردی قسمت میں لکھی تھی جس تسکین روح کے لیے بے قرار ہو کر ہر سو بھٹک رہا تھا دور دور تک کہیں نظر نہ آتی تھی، جس اطمینان خاطر کے لیے ہر پل بے چین تھا اس کا سایہ بھی کہیں نظر نہ آتا تھا، دل کچھ اس قدر بیزار ہوا کہ ہر سمت اندھیرا ہی نظر آنے لگا۔ روشنی کی کوئی مدھم کرن بھی نظر آنے کا امکان تک ختم ہو گیا تھا۔ مایوسی حد سے گزر گئی اور میں یہ محسوس کرنے لگا کہ شاید جس راستے کی تلاش ہے وہ دنیا میں کہیں ہے ہی نہیں۔

لیکن قسمت نے یاوری کی اور لائبریری سے اچانک ایک کتاب دستیاب ہوئی جو مراٹھی زبان میں تھی جس کے عنوان کے معنی ہیں۔ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و اخلاق میں جیسے جیسے اس کتاب کو پڑھتا گیا۔ اس طرح اس عظیم شخصیت سے متاثر ہوتا گیا۔ پیغمبر اسلام کا پورے عالم اسلام کے لیے رہنما اور بنی نوع انسان کے لیے رحمۃ للعالمین ہونا میرے لیے انتہائی مسرت کی بات ہوئی اور دفعتاً ضمیر نے یہ محسوس کیا کہ اب تک جس سچائی کی ضرورت تھی وہ یہی ہے "کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجاست" جس سچے اور سیدھے راستے کی اب تک جستجو تھی وہ شاید یہی ہے گویا امید کی ایسی پر نور کرن پھوٹی کہ دل کے تاریک گوشے جگمگا اٹھے اور یہیں سے میں نے اسلام کا مطالعہ کے ذریعے آگے بڑھنا شروع کیا۔

پیغمبر اسلام کی سیرت پڑھنے سے اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں اپنے تئیں پاتا تھا وہ سب رفع دفع ہو گئیں اب تک سینکڑوں اشخاص کی سوانح حیات پڑھ چکا تھا مگر یہ شخصیت ان سب سے اونچی ثابت ہوئی۔

قرآن شریف کا یہ ایک انگریز مترجم ریفنڈ۔ پی۔ ایم راڈویل لکھتا ہے اور یہ عجیب اور حیرت انگیز نمونہ ہے اس قوت اور روح کا جو ایسے شخص میں ہوتی ہے جس کو خدا اور آخرت پر کامل یقین ہوتا ہے اور جو اپنی عظیم شخصیت اور سچے کردار کی بنا پر ہمیشہ ان لوگوں میں گنا جائے گا جس کو نوع انسانی کے یقین اعمال اور پوری دنیوی زندگی پر اتنا مکمل اختیار حاصل ہوتا ہے جو کسی اعلیٰ ترین شخص کے علاوہ کسی اور کو بھی نہ حاصل ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔

راڈویل کی طرح دنیا کے بے شمار لوگوں نے پیغمبر اسلام کی عظیم ترین شخصیت کا لوہا مانا ہے جب کہ ان لوگوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہ تھا ان میں بعض دنیا کے مشہور فلسفی تھے تو بعض مشہور مورخ تھے بعض سائنس داں تھے تو بعض مشہور ادیب تھے

رفتہ رفتہ میں اس مقدس کتاب کی طرف متوجہ ہوا جو پیغمبر اسلام پر نازل کی گئی جسے قرآن مقدس کہتے ہیں عربی اور اردو زبان سے چونکہ پوری طرح ناواقف تھا اس لیے انگریزی ہندی ترجمے کو پڑھتا رہا بلاشبہ ہر آیت ایک

صرف کلمہ پڑھنے سے نہ صرف ظاہری و اسمی تبدیلی ہوئی بلکہ دل کی دنیا ہی بدل گئی!

نور بن کر دل میں اترتی رہی۔ روح بے قرار جن جن باتوں کا تقاضا لیے ہر سو بھٹک رہی تھی۔ وہ سارے کی ساری قرآن میں ملتی گئی۔ رب العالمین کا جو تصور ذہن میں تھا اس کا عکس صحیح صحیح قرآن پاک میں نظر آنے لگا۔ زندگی کے گوشے گوشے میں انسان کو قدم قدم پر جس رہنمائی کی بھی ضرورت ہو وہ قرآن کے صفحات میں پائی گئی بہترین عادات و اخلاق کی کیا قدر و قیمت ہونی چاہیے اور ان کے ذریعے وہ بھی کس بلندی تک پہنچ سکتا ہے اس بات کو بھی قرآن مجید نے واضح طور پر فرما دیا ہے۔ نسل رنگ اور قوم و وطن کے تمام انسانی امتیازات اور بھید بھاؤ کو ختم کر کے قرآن نے سب کو اللہ کا بندہ قرار دیا اور اس کی بندگی کی دعوت بھی دی۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

تاریخ قادیان

خواجہ عبدالحمید بٹ سابق قادیان لاہور

تاریخ قادیان (۱) قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب میں ایک قصبہ تھا۔ جو بٹالہ سے بجانب مشرق ۱۱ میل پر دو نہروں کے درمیان واقع تھا۔ جنوبی جانب نہر کو تھلے نہر اور شرقی نہر کو سرجوال نہر کہتے تھے اور موضع قادیان ضلع گورداسپور کی تحصیل گورداسپور میں تھی وہاں بھی ایک شخص غلام احمد قادیانی تھا۔ مگر اس سے بھی کوئی سرکار نہیں ہے۔ تحصیل بٹالہ کا قصبہ قادیان کو کوئی پختہ سڑک نہ تھی عام طور پر کوئی دن میں ایک آدھ تانگہ بٹالہ شہر سے قادیان کو جایا کرتا تھا۔ ورنہ عام لوگ پیدل ہی آیا جایا کرتے تھے یہ کوئی تاریخی شہر نہیں تھا۔ سوائے منشی مرزا غلام احمد متنبی کے آباؤ اجداد کو جو انگریزی حکومت کے چند سرٹیفکیٹ خدمات کے اور کسی بھی کتاب میں قادیان کا ذکر نہیں ملتا یا مرزا غلام احمد کی کتب میں سے موضع قادیان پر کچھ روشنی پڑتی ہے

اسلام پور قاضیاں ماجھی ہمارے مورث اعلیٰ بابر بادشاہ کے زمانے میں پنجاب میں آئے اور ایک گاؤں آباد کیا جس کا نام اسلام پور قاضیاں ماجھی رکھا گیا پھر نام صرف قاضیاں رہ گیا اور پھر قادیان بنا۔

ملاحظہ ہو ازالہ اوہام صفحہ ۵ مصنفہ منشی مرزا غلام احمد ۱۸۹۸/۱۸۹۱ء

قوم مغل برلاس : ہماری قوم مغل برلاس ہے (الہامی کتاب (کتاب البریہ) ص ۱۳۴ مصنفہ غلام احمد ۱۸۹۸ء)

اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ ہے (اربعین ص ۲ ص ۱۷ ۱۰۰۰ء) اور کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا

الہامی قوم : اب خدا کے کلام (الہام) سے معلوم ہوا ہے کہ دراصل ہمارا خاندان

فارسی خاندان فارسی خاندان ہے۔ اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں (اربعین جلد ۲ ۔ ص ۱۷) متنبی مرزا غلام احمد قلابازی

فارسی النسل : اللہ تعالیٰ نے اس آخری صداقت کو قادیان کے دیرانہ کو سردار کیا۔ میرے

آخری نبی پاس فارسی خاندان ہونے کا بجز الہام الٰہی کے اور کوئی ثبوت نہیں۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۲۹ شائع شدہ ۱۹۰۲ء)

اسرائیلی اور فاطمی میں نصف اسرائیلی اور نصف فاطمی ہوں۔ تحفہ گولڑویہ ص ۲۹ ۱۹۰۲ء

سمرقند سے پنجاب : میرے بزرگ سمرقند سے پنجاب میں وارد ہوئے (کتاب البریہ ص ۱۴۴ شائع شدہ

ہر کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑہ بھان متی نے کنبہ جوڑا

چینی النسل میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب پہنچے تھے۔ تحفہ گولڑویہ ص ۱۹۰۲ء

چینی الاصل شیخ محی الدین ابن عربی نے ایک پیشگوئی کی تھی جو میرے پر پوری ہو گئی یہ وہ خاتم الخلفاء (آخری) جس کا دوسرا نام مسیح موعود ہے چینی الاصل ہوگا وہ قوم مغل ۔ ترک ہوگا (تریاق القلوب ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

ممتاز خاندان نہیں میں ایک گمنام اور نہایت کم درجے کی حیثیت کا انسان تھا

گمنام شخص جو کہ قابل ذکر نہ تھا جس کی نسبت توقع کی جا سکتی تھی کہ لوگ باآسانی جمع ہو سکیں گے (حقیقۃ الوحی ص ۵ ۔ ایک

ایک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
میں تھا غریب و بےکس و گمنام و بے ہنر!
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کو اس طرف کی ذرا بھی خبر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی (درثمین)

ہندو النسل کرشن قادیان : خدا نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا ہے وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵ شائع شدہ ۱۹۰۷ء)

آریوں کا بادشاہ : اس زمانہ کا کرشن کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے جو قادیان ضلع گورداسپور میں ظاہر ہوئے ان کے ذریعے پھر وہ عدل و انصاف سے بھرنا چاہتا ہے ان کی سفارش پر وہ لوگوں کی تکلیف دور کر دیتا ہے اور عزت بخشتا ہے۔

دنیا مسلمان ہو جائیگی : میرے زمانے میں دنیا کی تمام قومیں ایک مسلم قوم کی شکل بن جائے گی (چشمہ معرفت مصنفہ منشی غلام احمد ص ۲۱۲)

(۲) غیر معبود اور مسیح کی پوجا نہ ہو گی اور خدائے واحد کی عبادت ہوگی (الحکم قادیان ۱۷ مئی ۱۹۰۶)

(۳) ۔ اب مسیح آ گیا ہے نہ کرشن پوجا جائے گا نہ مسیح کی پوجا ہو گی (اخبار البدر قادیان ۔ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶)

ناظرین مندرجہ بالا دعاوی پر کوئی تبصرہ نہیں کیا جائے گا بلکہ خط اول میں صرف تاریخی باتیں دیکھی جائیں یہ مرزا کی قلم ہے ۔ منشی غلام احمد نے اپنی جو تاریخ لکھی ہے فی الحال ان قلابازیوں کو دیکھا جائے (ملاحظہ ہو۔

مرزا کا خاندان : میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ (دادا) کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا۔ ہماری قوم مغل برلاس ہے ...... میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات جو اب تک محفوظ ہیں (ہماری قوم مغل برلاس ۔ خدا نے

کھا کر تم فارسی سیکھو۔ ابہام کیا۔ اس کے بعد مرزا۔ مرزا اسمٰعیل کی بیٹی نگار کی اور آخر مرنے تک اپنے آپ کو مرزا لکھا۔ ناقل

سکھوں کا زمانہ۔ پردادا کا زمانہ : سکھوں کے ابتدائی زمانہ میں میرے دادا۔ اس نواں کے رئیس تھے

مرزا کی جھوٹی مبالغہ آرائی : روزانہ ۵۰۰ آدمی ان کے دستر خوان پر کھانا کھاتے تھے ایک سو کے قریب علماء صلحاء اور حفاظ ان کے پاس رہتے تھے۔ تین پانچ صد قلعہ بند اور علماء میں ان کے مصاحب تھے۔

پردادا کے زمانہ کے بعد مرزا کے خاندان کی تباہی : پردادا صاحب کے بعد میرے دادا عطا محمد گدی نشین ہوئے لیکن سکھوں نے تمام گاؤں ان سے چھین لیے۔ یہاں تک کہ دادا عطا محمد ناقل کے پاس صرف قادیان رہ گئی۔ کچھ دنوں کے بعد قادیان پر بھی رام گڑھی سکھوں نے قبضہ کر لیا۔ اس وقت ہمارے بزرگوں پر بڑی تباہی آئی وہ اسرائیلی قوم کی طرح پکڑے گئے۔ ان کے مال متاع لوٹ لیے گئے تمام مرد و زن چھکڑوں پر بٹھا کر نکال دیے گئے۔ رنجیت سنگھ کے آخری ایام میں پنجاب کی ایک ریاست میں پناہ گزین ہوئے میرے دادا کو زہر دے دیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ ازالہ اوہام طبع ص ۵۳ تا ص ۵۸ طبع ۱۸۹۱/۱۸۹۲

مرزا غلام احمد کی پیدائش : میری پیدائش ۱۸۳۹ ۱۸۴۰ میں ہوئی ۱۸۵۷ء (جنگ آزادی سنہ ناقل)

میرے والد غلام مرتضیٰ (ناقل) نے دنیا کو چھوڑا اس وقت میری عمر ۳۴ یا ۳۵ سال کی تھی (۱۸۷۶ء میں مرزا غلام مرتضیٰ مر گیا۔ ناقل) حوالہ کتاب البریہ ص ۱۵۹ شائع شدہ ۱۸۹۸ء

غلام احمد کی پیدائش خاتم الاولاد : میں توام پیدا ہوا میرے ساتھ ایک لڑکی مسماۃ جنت پیدا ہوئی۔ یہ لڑکی صرف ۷ ماہ زندہ رہ کر مر گئی۔۔ وہ میرے سے پہلے نکلی بعد میں میں نکلا (یہ علم تو صرف دایا کو ہوگا۔ ناقل) اس کے بعد میرے والدین کے گھر کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا نہیں ہوئی۔ میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا (یعنی آخری لڑکا تھا ناقل) تریاق القلوب ص ۱۵۷ مخفی کلاں ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء

پردادا گل محمد یا بھنگیوں کی توپ لاہوری : راقم نے مرزا صاحب مرحوم (یعنی پردادا گل محمد ناقل) کے بعض خارق عادات ان سکھوں کے منہ سے سنے ہیں جن کے باپ دادا مخالف گروہ میں شامل ہو کر لڑے تھے۔ اکثر آدمیوں کا بیان ہے کہ بسا اوقات مرزا صاحب مرحوم جنگ میں اکیلے اکیلے ہزار ۱۰۰۰ ہزار ۱۰۰۰ آدمیوں کے مقابل پر میدان جنگ میں نکل کر ان پر اکیلے فتح پا لیتے تھے اور کسی کی مجال نہیں ہوتی تھی کہ ان کے نزدیک آ سکے ہر چند جان توڑ کر دشمن کا لشکر کوشش کرتا تھا کہ توپوں یا بندوقوں کی گولیوں سے ان کو مار دیں۔ مگر کوئی گولی یا گولہ ان پر کارگر نہیں ہوتا تھا یہ کرامت اعلیٰ صد ہا موافقین اور مخالفین بلکہ سکھوں کے منہ سے سنی گئی۔

متنبی قادیان کی کتاب ازالہ اوہام ص ۲۴ شائع شدہ ۱۸۹۱/۱۸۹۲ء

نور اسلام : اس زمانہ میں قادیان میں نور اسلام چمک رہا تھا اردگرد کے مسلمان اس قصبہ کو مکہ کہتے تھے۔ ازالہ اوہام ص ۲۴ شائع شدہ ۱۸۹۱/۱۸۹۲ء مصنفہ متنبی قادیان

دروغ گوئی کی زندگی : دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں (نزول المسیح ص ۲ مصنفہ غلام احمد ۱۹۰۲ء

کنجر : وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں۔ وہ جھوٹ بولتے شرماتے ہیں۔ مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہیں رہی (شحنہ حق حصہ دوم ص ۶۰ ۱۸۷۷ء

گوہ کھانا : جھوٹ بولنا گوہ کھانے کے برابر ہے (حقیقت الوحی ص ۲۰۶ شائع شدہ ۱۹۰۷ء

لعنت : ؏

لعنت ہے مفتری پر خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ذرا بھی اس کی جناب میں

(نصرۃ الحق ص ۱۰

برتن : ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے (چشمہ معرفت) ص ۱

جنگل کے سؤر : میرے دشمن جنگلوں کے سؤر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں (نجم الہدیٰ ص ۱۰ مصنفہ غلام احمد شائع شدہ ۲۰ نومبر ۱۸۹۸ء

بٹالہ کو بگاڑ کر بطالہ : یا شیخ ارض الخبیث از بطالہ

خطاب مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی : اے شیخ پلید ترین (زمین مطالعات) انجام آتھم ص ۲۷۹ ۲۲ جنوری ۱۸۹۷

خطاب بحضرت پیر مہر علی شاہ : دروغ گو بے حیا، یہ گوہ کھاتا ہے۔ اے جاہل بے حیا، خبیث طبع نجاست پیر کے منہ میں (نزول المسیح ص ۹۳ تا ص ۹۷۔ شائع شدہ ۱۹۰۲

اے گولڑہ کی سرزمین تجھ پر لعنت (نزول المسیح ص ۷۵) فرومایہ کمینہ۔ گمراہی کے شیخ۔ (درباریکت ص ۷۹)

خطاب مولوی سعد اللہ مرحوم : نطفہ زادہ (رسالہ ضیاء الحق ص ۳۰۔ کنجری کا بیٹا (انجام آتھم ص ۲۸۱ شائع کردہ ۱۸۹۷ء

خطاب مولانا ثناء اللہ امرتسری : ابوجہل (تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۹) کفن فروش (اعجاز احمدی ص ۲۳) تا ص ۴۳

خطاب مولانا علامہ علی الحائری شیعہ مجتہد : جاہل تر، حسین کی عبادت کرنے والا۔ دیو کھوئی آنکھ والا۔ یک چشم (اعجاز احمدی ص ۸۷) شیخ نجفی (تبلیغ رسالت ص ۳۱

گالی دینے والا کتا ہے : گالی کے جواب میں گالی دینے والا کتا ہوتا ہے (تقریر۔ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان ۱۸۹۷ ص ۲۹

مختلف فرقوں کے بزرگ، اولیاء کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا۔ پرلے درجے کی خباثت اور شرارت ہے (براہین احمدیہ ص ۱۰۲

؏ الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

افکارِ قارئین ختم نبوت

قارئین ذیل کے عنوانات پر صاف ستھرے خوشخط مختصر مضامین لکھیں

مضامین — واقعات — تبصرے

مرزا قادیانی کا ایک شیطانی عقیدہ

حکیم میر محمد ربانی ہیراں

جب شیطان لعین حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت حقہ سے منحرف ہوا ۔ اور سجدۂ آدم کرنے والے فرشتگان سے الگ جا کر بیٹھا تو خدا تعالیٰ نے پاس بلا کر پوچھا اے ابلیس تو انکار خلافت کر کے ساجدین آدم کا ساتھ کیوں چھوڑ گیا جب کہ میرا تاکیدی حکم تجھ کو بھی شامل ہے اس پر شیطان نے خدا تعالیٰ کی تغلیط اور آدم علیہ السلام کی توہین و تحقیر کرتے ہوئے باانداز گستاخی کہہ دیا ۔

انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین ۔ میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے اور اس کو کیچڑ سے پیدا کیا ہے ۔

بروئے آیت ہذا شیطان نے خدا تعالیٰ کی یوں تغلیط کی ہے کہ اگرچہ تو ہم دونوں کا خالق ہے اور ہم دونوں تیری مخلوق ہیں لیکن دراصل تیرا حکم ہی سرے سے صحیح اور درست نہیں ہے کیونکہ تو نے کیچڑ سے بنے ہوئے آدم کو مسجود اور آگ سے بنے ہوئے ابلیس کو ساجد بنا دیا حالانکہ درحقیقت مجھ کو مسجود اور آدم کو ساجد بنانا تھا جب کہ میری خلقت ایک نورانی چیز آگ سے ہے اور اس کی خلقت کیچڑ جیسے خاک سیاہ سے ہے ہذا خاک سیاہ کو تاج خلافت پہنانا اور نورانی مخلوق کو محروم از خلافت کرنا، بالکل باطل اور غلط ہے ۔ کیونکہ

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

اس پر خدا تعالیٰ نے ناراض و ناخوش ہو کر اسے حکم دیا کہ ۔

فاخرج انک من الصاغرین

یہاں سے نکل جا کیونکہ تو ذلیل دشمن ہے ۔ اور شیطان نے آدم علیہ السلام کی یوں تنقیص کی اس نے اپنے کو اعلانیہ بہتر اور باخیر اور آدم علیہ السلام کو "نعوذ باللہ" اور بطریق مفہوم مخالف کے بدتر اور باشر کہا اور خلافت کے لیے غیر موزوں گردانا اور اپنے کو مستحق خلافت ٹھہرا دیا گویا کہ شیطان نے خلافت کے لیے آدم کی خداوندی نامزدگی ناروا اور بدتر دھاندلی سمجھ لیا ۔

بنا بریں شیطانی نظریہ کے عین مطابق مرزا قادیانی نے حضرت مسیح ابن مریم کے بارے میں صاف طور پر کہہ دیا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو ۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

اس شعر میں مرزا جی نے علی الاعلان اپنے کو بہتر اور باخیر کہا اور مسیح ابن مریم کو "نعوذ باللہ" بدتر اور باشر گردانا کیونکہ اس نے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ ابن مریم کا ذکر بت کرو بلکہ اس کی بجائے میرا ذکر کرو ۔ اور مجھے ابن مریم کو کیونکہ بہتر اور باخبر آدمی مرزا قادیانی کی موجودگی میں بے خبر اور کمتر شخص کو (ابن مریم) قبول کر کے امام و پیشوا بنانا قطعاً صحیح نہیں ہے دراصل اگر مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا شعر کو عربی ترجمہ میں بطور ذیل ڈھال لیا جائے ۔

اُترکوا ذکر ابن مریم لانّ

غلام احمد خیر منہ

تو شیطان اور مرزا قادیانی کے اقوال میں پوری کی طرح یکسانیت اور وحدت دکھائی دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ اعداری طور پر غلام احمد قادیانی (۱۳۰۰) ہمارے سامنے ظل شیطان (۱۳۰۰) اور پھر مضلل الشیطان ، بن کر نمودار ہوا ہے کیونکہ تینوں افراد اعداد حروف میں بالکل برابر ہیں جو پورے ۱۳۰۰ ہیں اور نتیجہ یہ بنتا ہے کہ ابلیس شیطان ہے اور ظل الشیطان شیطان کا گمراہ کردہ آدمی ہے کیونکہ پہلے نے اپنے کو آدم علیہ السلام سے اور دوسرے نے اپنے کو ابن مریم علیہ السلام سے بہتر اور باخبر کہا ان حالات میں میں نے مرزا جی کے کافرانہ شعر کو بطور ذیل تبدیل کر لیا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو

اس سے جھوٹا غلام احمد ہے

اٹلی کا سائنسی انسٹی ٹیوٹ اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی

مولانا عبدالقیوم حقانی

ہفت روزہ تکبیر کراچی کی تازہ اشاعت ۱۹ فروری ۱۹۸۷ء میں گوشوارہ کے عنوان کے تحت جناب ابن الحسن نے سینٹ میں جناب مولانا سمیع الحق صاحب کے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے متعلق ایک ریمارکس کو غلط سمجھ کر چند مفروضے قائم کر کے اصل حقیقت پر پردہ ڈال دیا ہے اور پارلیمنٹ میں علماء حق کی حق پسندی اور اظہار حق کو بھی تعصب قرار دیا ایمان و کردار کی کمزوری کی حد تک بات بڑھا دی ہے

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

حیرت ہے کہ تکبیر جیسے سنجیدہ اور محتاط پرچے کے لکھنے والے بھی بعض اوقات جان بوجھ کر یا دانستہ نا سمجھی سے حقیقت کو خرافات میں کھو دیتے ہیں ۔ واقعہ یہ ہوا کہ سینٹ میں جناب کوثر نیازی کی تحریک التواء کے جواب

میں جب ایک وزیر باتدبیر نے سرکار نامدار کی لنترانی میں
لب کشائی فرمائی اس موقع پر سینیٹر مولانا سمیع الحق نے
ارکان پارلیمنٹ پر اصل حقیقت واشگاف کردی کہ ٹریسٹ (اٹ
لی) میں واقع سائنسی انسٹیٹیوٹ میں مشہور سائنس دان
ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے جو بی بی سی لندن کو انٹرویو
دیتے ہوئے پاکستانی طلبہ کی قلت، عدم رجحان اور لاپرواہی
کی شکایت کی ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ نہیں کہ پاکستانی
قواعد و ضوابط اس کے لیے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں یا طلباء میں
فنی اور سائنسی تعلیم کا رجحان کم پایا جاتا ہے بلکہ دراصل واقعاتی
حقیقت یہ ہے کہ اس کے پس منظر میں ڈاکٹر عبدالسلام کی اصل
تحریک اور مشن کی تکمیل کو نقصان پہنچا ہے جو کہ ٹریسٹ
کے سائنسی انسٹیٹیوٹ تک رسائی اور داخلہ سے تا آزادی
تک کے سارے مراحل، ڈاکٹر صاحب موصوف اور اسی
گروہ سے تعلق رکھنے والے دوسری برگزیدہ شخصیتوں کی عنایت
احسان مندی، شرائط کی پابندی، مخصوص ذہنی تربیت اور
ایک مخصوص گروہ کے مفادات کے تحفظ کے معاہدوں اور
مضبوط شکنجوں سے گزرنا پڑتا ہے جو اہل ایمان اور غیرت مند
مسلمانوں کے ایمان و کردار اور توحید و رسالت سے غداری
کے مترادف ہے جناب مولانا سمیع الحق نے پارلیمنٹ میں یہ بھی
کہا تھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام اور اس کے پیشرو سر ظفر اللہ
اسی راہ سے اب تک کتنے اہل ایمان اور نوجوان طلبہ کو
جمعیت اسلامی کا جھٹکا کر چکے ہیں انہیں ہدایت اور
صراط مستقیم سے جھٹکا کر جہنم کے گڑھوں میں اوندھے
منہ دھکیل چکے ہیں۔

مولانا سمیع الحق نے ارکان پارلیمنٹ پر واضح
کیا کہ پاکستانی طلبہ میں سائنسی تعلیم کا رجحان اور اس فن میں
کمالات کے حصول کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے اور حاصل
کردہ سائنسی تعلیم میں مہارت کی وجہ سے دنیا میں ایک
ممتاز مقام حاصل کر چکے ہیں مگر یہاں کے غیور مسلمان ایک
معروف قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کے ذریعے اپنے بچوں کا
جھٹکا نہیں کرانا چاہتے اور یہ ساری باتیں سینٹ کے ریکارڈ
پر موجود ہیں۔ مگر ابن الحسن صاحب نے سیاق و سباق سے
ہٹ کر صرف یہی لکھا کہ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ وہ چونکہ
قادیانی ہے اس لیے تحریک مسترد کردی۔

ابن الحسن صاحب نے اپنی تحریر کے آخر میں عبدالسلام
قادیانی کی کوششوں کو پاکستان کے سائنسدانوں کی ترقی و
کمال میں بڑا دخل قرار دیا ہے ہمیں حیرت ہے کہ انہیں اصل
واقعاتی حقائق کی پردہ پوشی کی کیونکر جرأت ہو رہی ہے
ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور اس کے آقا و مرشد سر ظفر اللہ
کے ہاتھوں، پاکستان کے ایٹمی تنصیبات، اساسی ساکھ، قومی
سالمیت، ملی یکجہتی اور ایمانی سلامتی کو جو ناقابل تلافی
نقصان پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے ملت اسلامیہ کے ناسور
اور عملی اسرائیل (قادیانی نبوت) کی جس طرح یہ لوگ حمایت
و سرپرستی اور بین الاقوامی سطح پر اس کے تحفظ اور مشن
کی تکمیل کردار ادا کر رہے ہیں اس سے اغماض و چشم پوشی
ایک بہت بڑا قومی جرم اور ملی المیہ ہے اس سلسلہ کے مستند
اور ناقابل تردید دلائل اور مضبوط شواہد اور قطعی واقعات کی
روئیداد و تفصیل مؤتمر المصنفین اکوڑہ خٹک کی اشاعت "قادیان
سے اسرائیل تک" میں ملاحظہ فرمایئے۔

جناب مولانا سمیع الحق کی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے
متعلق پارلیمنٹ میں تازہ ترین گفتگو جس پر ہفت روزہ تکبیر
کے کالم نویس جناب ابن الحسن برافروختہ ہیں ان کے گزشتہ
سال کے اظہار حق اور پارلیمنٹ میں اعلائے کلمۃ الحق کا ایک
لاحقہ اور تتمہ ہے جب لندن میں ڈاکٹر عبدالسلام کے مذہبی
پیشوا مرزا طاہر نے اپنا آقایان ولی نعمت کی خوشنودی
کے لیے پیشن گوئی کی تھی کہ اب "پاکستان توڑ دیا جائے گا
اللہ تعالیٰ اس ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کردے گا اللہ تعالیٰ
اس ملک کو تباہ کردے گا اور یہ ملک صفحۂ ہستی سے نیست و نابود
ہو جائے گا۔ تو مولانا سمیع الحق نے پارلیمنٹ میں مرزا صاحب
کی تقریر کا کیسٹ سنانے اور ملکی مجرموں کو بے نقاب
کرکے واقعی سزا دے کر عدل و انصاف قائم کرنے کا مطالبہ
کیا تھا جس پر اس وقت کے وزیر سائنس بھی اب کے وزیر
باتدبیر کی طرح وکیل صفائی بن گئے تھے جناب ابن الحسن کے
دو صفحات کے مفصل مضمون میں زور تحریر اور بیان و انداز
میں جس انتہا پسند تخیل اور بے جا تعصب کی عکاسی کی گئی
ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے دانشوروں کے
طرز فکر اور زاویہ نظر میں کس قدر تنگیاں اور کتنی وسعتیں ہیں
اور کیسی ہیں۔

مرزائی اور کلیدی عہدے

عبدالرزاق آسی جنڈ والا، بہاول نگر

ہفت روزہ ختم نبوت ایک معیاری رسالہ ہے میں اس
کا کئی ماہ سے خریدار ہوں اور انشاء اللہ تاحیات رہوں گا۔
میں اس بات پر حیران ہوں کہ قادیانی اتنی سرگرمی کر رہے ہیں بلکہ
ختم نبوت کے پروانوں کو اغوا کر رہے ہیں کبھی قتل کی دھمکیاں
دی جارہی ہیں، لیکن کوئی حکمران توجہ نہیں دیتا سب سوئے
ہوئے ہیں۔

میں صدر پاکستان اور وزیراعظم محمد خان جونیجو سے
پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ ان قادیانیوں کو آپ نے اعلیٰ مراتب
کیوں دے رکھے ہیں؟ ان کو اتنی کھلی چھٹی کیوں دے رکھی
ہے میں حلفاً کہتا ہوں جو لوگ آقائے نامدار تاجدار مدینہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوں وہ کبھی بھی قوم و ملک کے وفادار
نہیں ہوسکتے۔ صدر محمد ضیاء الحق صاحب آپ کے دور حکومت
میں جس طرح قرآن کی بے حرمتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان میں گستاخی ہوئی ہے شاید کبھی بھی نہ ہوئی ہو۔
اگر آپ کو خدا تعالیٰ نے یہ نادر موقع فراہم کیا ہے تو ان مرتدوں کو
اعلیٰ عہدوں سے باہر نکال دیجئے اور ان کی شرعی سزا نافذ
کی جائے کیونکہ یہ اسلام کے باغی ہیں۔ اسلام کا باغی وہ ہے
جو اسلام سے مرتد ہو جائے اس لئے اسلام میں مرتد کی سزا قتل
ہے۔ اگر بھارت کے صدر کا باغی حکومت کا تختہ الٹنے کی
کوشش کرے اور اس کی سازش پکڑی جائے تو اس کی سزا موت
ہے اس پر کسی کو اعتراض نہیں اگر امریکہ کی حکومت کا تختہ الٹنے والا
پکڑا جائے یا صدر پاکستان ضیاء الحق کی حکومت کے خلاف
بغاوت کرنے والا پکڑا جائے تو اس کی سزا موت ہو سکتی ہے۔

اور اس پر دنیا کے کسی مہذب قانون اور کسی مہذب عدالت کو کوئی اعتراض نہیں لیکن افسوس ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی پر اگر سزائے موت نافذ کی جائے تو مرزائی نواز افسر اسمبلی ہال سے تخریب مارنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ قانون نہیں ہونا چاہیے میں تمام مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ ان قادیانیوں سے کوئی بھی غیور مسلمان عاشق رسول کسی قسم کا تعلق نہ رکھے۔

صدر ضیاء الحق صاحب! ذرا سنئے!

محمد ندیم طاہر، رحیمیار خان

جناب صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب

صاحب آپ کی توجہ حال ہی میں امریکہ میں ہونے والے عیسائیت اور اسلام کے درمیان مناظرے کی طرف دلانا چاہتا ہوں یہ مناظرہ عیسائیوں کے اپنے ملک امریکہ میں ہوا اور اسے بیک وقت چھ سو ٹیلی ویژن اسٹیشنوں سے براہ راست نشر کیا گیا۔ اس مناظرے کو کئی اور ممالک میں بھی دکھایا گیا مگر افسوس کہ نو کروڑ مسلمانوں کے ملک پاکستان میں یہ مناظرہ نہیں دکھایا گیا جنگ فورم میں یہ مناظرہ دکھانے کا اعلان کیا گیا تھا مگر یہ مناظرہ نہیں دکھایا گیا ہمیں پتہ چلا ہے کہ یہ سب کیا دھرا عیسائیوں کا ہے انہوں نے اپنی زبردست شکست کی تشہیر رکوانے کے لئے یہ سب کچھ کیا اگر یہ بات ہے تو ہمیں شرم سے چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہیئے کہ حکومت ہماری، ملک ہمارا، ذرائع ابلاغ ہمارے اور حکم چلائیں غیر مسلم جناب والی کیا ہمارا ماضی ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ ہم باطل کے سامنے جھک جائیں۔

جناب ضیاء الحق صاحب آپ نو کروڑ بہادر مسلمانوں کے بادشاہ ہیں آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسلمان حکمران جھکتا نہیں جھکایا کرتا ہے آپ کو معلوم ہونا چاہیئے یہ نو کروڑ مسلمانوں کی توہین ہے اور آپ ان نو کروڑ مسلمانوں کے بادشاہ ہیں جناب عالی یہ وقت نہیں اپنے آپ کو منوانے کا وقت ہے کہ ہم بھی ایک آزاد قوم ہیں اور ہم اپنے فیصلے کرنا خود جانتے ہیں۔

قادیانی مصنوعات، چند تجاویز

سرفراز احمد خان، لاہور

مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں کے ایک مشروب "شیزان" کے بارے میں عوام الناس کو مطلع کیا ہے کہ وہ اس فیکٹری کی دیگر خوردنی مصنوعات بھی استعمال نہ کریں مجلس کا یہ اقدام انتہائی قابل تحسین ہے، اسی ضمن میں چند گزارشات بصورت تجاویز پیش خدمت ہیں کہ مجلس ان کو باقاعدہ ایک تحریک کے ذریعہ قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کرائے

تجاویز:-

(۱) مشروب "شیزان" کی طرح قادیانیوں کی تمام تر مصنوعات منظم طریقہ سے معلوم کی جائیں

(۲) مصدقہ قادیانی مصنوعات کے بارے میں مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے اور ان کے استعمال نہ کرنے کی اپیل، بحوالہ تقاضہ محبت رسول ﷺ کی جائے۔

(۳) تعلیم یافتہ طبقہ بشمول طلباء و طالبات سے اپیل کی جائے کہ وہ اپنے متعلقہ پرائیویٹ، سرکاری و نیم سرکاری دفاتر، یونیورسٹیوں کالجوں، سکولوں، کچہری، لائبریریوں، عدالتوں اخبارات اور جرائد میں کسی بھی اسامی پر تعینات قادیانیوں کی مصدقہ فہرست بمع نام، پتہ، اور عہدہ مجلس کو ارسال کریں

(۴) عوام الناس تاجر، دکاندار اور کسان غرضیکہ تمام مسلمان طبقات سے اپیل کی جائے کہ وہ مارکیٹوں، کارخانوں، فیکٹریوں، اداروں اور اپنے گلی، کوچوں اور محلوں سے معلومات کر کے مصدقہ طور پر "قادیانیوں" کی فہرست مجلس کو ارسال کریں۔

(۵) مجلس موصولہ تمام تر مصدقہ معلومات کی بنیاد پر پوسٹر پمفلٹ، ہینڈبل کی اشاعت کر کے اور اخبارات اور رسائل و جرائد کے ذریعہ عام تشہیر کر کے عوام الناس کو حقائق سے آگاہ کرے۔

(۶) مجلس علمائے کرام اور خطبائے عظام کو مذکورہ معلومات سے بذریعہ ڈاک ہفت روزہ "ختم نبوت" آگاہ کرے کہ وہ جمعہ کے اجتماعات میں عوام الناس کو تفصیلاً آگاہ کریں۔

(۷) سلسلہ درج عوام جو مسلمان اور قادیانیوں کو بلحاظ ظاہر مشترکہ عبادات نماز، کلمہ اور تلاوت وغیرہ مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں مجلس مذکورہ رپورٹ اور فہرست میں مسلمان اور قادیانی کا مدلل لیکن سلیس موازنہ شائع کرے تاکہ سادہ لوح مسلمان قادیانیوں کو مرتد اور خارج از اسلام تسلیم کر سکیں۔

امید ہے کہ مجلس سے وابستہ اکابرین عوام الناس سے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کے لئے تحریک چلا کر عنداللہ ماجور و ماثوب ہوں گے۔

ٹی وی ڈرامے اور غیر مسلم نظریات

عبدالعزیز، ٹنڈو آدم

میں اپنا محبوب رسالہ ختم نبوت بڑی باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اور اپنے دوستوں کو بھی ترغیب دیتا ہوں کہ اس رسالہ کو پڑھیں اور روشنی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

گذارش ہے کہ ۲ فروری ۱۹۸۶ء کو ڈرامہ شو ٹائم میں بشریٰ انصاری نے یہ الفاظ ادا کئے کہ "انسان بندر کی نسل سے تعلق رکھتا ہے" اور یہ غلط الفاظ پاکستان ٹی وی جیسے قومی نشریاتی ادارے سے ادا کئے گئے۔ میں آپ کے رسالے کے توسط سے ارباب اقتدار سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اسلامی ملک ہے اور یہ نظریات تو غیر مسلموں کے ہیں جو کہ مسلمان قوم کو غلط راہ پر ڈالنے کے لئے ہیں۔ لہٰذا ایک مسلمان ملک کے نشریاتی ادارے کو تو ان باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے آپ میرا یہ موقف ذرا صحیح طریقے سے شائع کر دیں۔

پنجاب کے خلاف سازش کو بے نقاب کرنے پر مبارکباد

ڈاکٹر ابومعاویہ احرار، قصور

عالم اسلام کی سالمیت کو نقصان پہنچانے والے اسلام دشمن مرزائی اور یونانی روسی امریکی ازم کے وفادار سیاستدان اپنی ناپاک سیاست کو عروج دینے اور خانہ کعبہ پر گولی چلاکر ذاتی مفاد حاصل کرنے کے لئے ہزاروں مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگ کر اپنے روحانی باپ چارلس رابرٹ کو خوش کرنے والے بے غیرت بے ضمیر سیاسی مداری جن کو اپنے مفاد کی خاطر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کی بھی کوئی پرواہ نہیں انہوں نے ہر موڑ پر اپنے سیاسی مفاد کا ہی تحفظ کرنا ہوتا ہے۔ ان کو دولت یا اقتدار کا لالچ دے کر اسلام دشمن کے لئے خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے یا ۱۹۵۳ء کی طرح مرزا کادیانی کی وفاداری میں اور ظفراللہ خان قادیانی کی وزارت خارجہ کے تحفظ کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے خلاف استعمال کرلو لیکن اس کردار سے بھی ان کی غیرت ایمانی میں کوئی فرق نہیں تو عجب۔ آج ناپاک سیاست کا سکہ جمانے کے لئے قادیانیوں کو پنجاب کا وفادار اور مرزا کادیانی کو پنجاب کا ہیرو بناکر مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن ان کو ان نادان جاہل سیاستدانوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ مسلمان پورے عالم اسلام کا قائد اعظم اور ہیرو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں اس لئے ان کا یہ سیاسی سکہ چلنے کا کوئی بھی حربہ مسلمانوں پر کامیاب نہیں ہوگا۔ چاہے کہ اُس عرب کے خزانے کی چابیاں پنجاب کے ایک سیاستدان مسٹر حنیف رامے کے پاس ہوں یا کسی اور سیاستدان کے پاس ہوں۔ آخرکار ان سب کو ناکامی کا ہی چہرہ دیکھنا ہوگا جیسے کہ حنیف رامے گذشتہ پی پی پی کے دور اقتدار کے بعد کئی برسوں سے دوبارہ اقتدار حاصل کرنے کے لئے چہرے بدل بدل کر عوام کے سامنے نمودار ہو رہے ہیں لیکن ہر روپ میں ناکامی کا ہی چہرہ دیکھنا پڑتا ہے اب مزید عوام کو منہ دکھانے کے لئے پھر کسی اور روپ میں تبدیل ہوکر مسلمان عوام کے سامنے آنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اب جو حربہ استعمال کرنے کے لئے تیاری ہو رہی ہے وہ قادیانیوں سے اتحاد کرکے پنجاب پرچار کمیٹی کا قیام ہے جس میں مرزا قادیانی کو پنجاب کا ہیرو بناکر پیش کیا گیا ہے جس سے خود بخود ہی اس ناپاک حربے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ رامے صاحب اسلام اور ملک و ملت کے کتنے وفادار ہیں اس لئے ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں سے بھی عرض کرتے ہیں کہ ہفت روزہ ختم نبوت میں ایک صفحہ کم از کم حنیف رامے جیسے مرزائی نواز سیاستدانوں اور مذہبی راہنماؤں کے لئے ہونا چاہیئے جن میں ان کی سیاسی اور مذہبی ڈائری کا بھی نوٹس لیا جائے ہم ہفت روزہ ختم نبوت کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے صوبہ پنجاب کے ساتھ محبت کا اظہار کرتے ہوئے آئندہ ہونیوالی سیاسی قادیانی سازش کا انکشاف قبل از وقت کردیا ہے۔

مرزا قادیانی کو سانپ سونگھ گیا

حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی کورنگی

حضرت مولانا صدیق احمد صاحبؒ خلیفہ خاص حضرت امام گنگوہی نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے شروع شروع میں مجددیت کا دعویٰ کیا تھا۔ اور مرزا قادیانی اکثر لدھیانہ اس زمانہ میں آیا کرتا تھا۔ میرا بھی کبھی کبھار بھائی مشتاق احمد صاحبؒ کے ہاں قیام ہوجاتا تھا۔ ایک مرتبہ بھائی مشتاق صاحب کہنے لگے کہ دریافت تو کریں کہ آیا واقعی یہ قادیانی مجدد ہے کبھی سہی یا ویسے ہی ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ حضرت مولانا مرحوم فرمانے لگے کہ اب کے جب مرزا قادیانی لدھیانہ آئے اور میں بھی موجود ہوں۔ تب یاد دلانا۔ اس سے گفتگو کریں گے۔ اتفاق سے جلدی حضرت مولاناؒ اور مرزا قادیانی کا اجتماع ہوگیا۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے مندرجہ ذیل سوال کئے۔

حضرت مولاناؒ : مرزا صاحب کیا واقعی آپ مجدد ہیں؟

مرزا قادیانی : ہاں واقعی مجدد ہوں!

حضرت مولاناؒ : مقامات سلوک تو آپ کو ضرور طے کرائیں ہوں گے؟

مرزا قادیانی : جی ہاں مقامات سلوک طے کرائیں ہیں!

حضرت مولانا : مرزا صاحب یہ بتائیں سیر اجمالی ہوئی یا تفصیلی؟

مرزا قادیانی : جی مجھے سیر اجمالی ہوئی!

حضرت مولاناؒ : اجمالی والا مجدد نہیں ہوتا!

مرزا قادیانی : مجھے اجمالی اور تفصیلی دونوں ہوئی ہیں!

حضرت مولاناؒ : سیر تفصیلی بیان کرو۔

مرزا قادیانی : ایسی تفصیلی تھی جیسے ریل گاڑی تیز چل رہی ہو بظاہر تفصیلی تھی لیکن معلوم کچھ نہیں ہوتا تھا

حضرت مولاناؒ : ایسی تفصیل میں اسٹیشن تو تمام ہی آئے ہوں گے! انہیں کے نام شمار کرا دیجئے۔

مرزا قادیانی کو کچھ جواب نہ بن پڑا، اور سانپ سونگھ گیا۔

ایک قادیانی صنعت پر حکومت کی نوازشات

عبدالواحد لاہور

پنجاب میں واحد موٹر سائیکل کے ٹائیرز ٹیوبز بنانے والی فیکٹری ہے جو شیخوپورہ میں قائم ہے۔ اس فیکٹری کے ٹائیرز ٹیوبز کا نام پینتھر ہے (PANTHER) جو کہ قادیانیوں کی ہے اس کے پروپرائیٹر اور منیجنگ ڈائریکٹر کا نام میاں افتخار احمد ہے دریاں ٹائرز اور ربڑ کمپنی لمیٹڈ (پرائیویٹ) ان کا آفس اور فیکٹری کالونی ٹیکسٹائل پاکستان مقابل قذافی سٹیڈیم لاہور میں ہے۔ ایک ہی خاندان ہے۔ جو کہ قادیانی ہے۔ اور پرائیویٹ لمیٹڈ ہے۔ میاں ٹائیر اینڈ ربڑ کے نام سے منسوب ہے ان کے برانڈ کا نام پینتھر ہے پورے پاکستان میں دو فیکٹریاں ہیں جو موٹر سائیکل کے ٹائیرز ٹیوبز بناتے ہیں۔ ایک فیکٹری کراچی میں ہے جس کا برانڈ نام اٹلس ہے اس کے لئے کوائف اکٹھے کئے جارہے ہیں۔ لیکن قانع اور کھلم کھلا مرزائی بتائی جاتی ہے۔ ان دو صنعت کاروں کی حمایت و اعانت کے لئے امپورٹڈ ٹائیرز (موٹر سائیکل) پر ۱۰۰/۱۵ ڈیوٹی بڑھا دی گئی جسے اصلاح کا نام دیا گیا اور امپورٹڈ ٹائیرز مہنگا کرکے ان قادیانی مرزائیوں کو تقویت دی گئی کہ وہ کھلے عام بلیک مارکیٹنگ کریں اور ذخیرہ

باقی صفحہ ۲۔ پر

مرزا قادیانی
دجال تھا مگر کیسے؟

قاضی مہدی الزمان جلالپوری

اس مضمون کی پہلی قسط گذشتہ کسی شمارے میں شائع ہوچکی ہے —— ادارہ

ہم پیچھے مرزا صاحب کی اپنی تحریروں سے یہ ثابت کر آئے ہیں کہ انگریز اور تمام عیسائی اقوام جن کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح خدا ہے اور مدار نجات صلیب پر ہے دجال اکبر ہے لیکن ان کا باپ مرزا غلام مرتضیٰ اور ان کا بڑا بھائی مرزا غلام قادر اس دجال اکبر کے ساری زندگی مخلص خادم اور خیر خواہ رہے مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ وکان والدی المیرزا غلام مرتضیٰ ابن میرزا عطا محمد القادیانی من نصحاء الدولۃ و ذوی التحلۃ و عندھا من ارباب القربۃ (نور الحق حصہ اول ص۲۰ مطبوعہ لاہور) ترجمہ اور میرا والد میرزا غلام مرتضیٰ ولد مرزا عطا محمد قادیانی اس گورنمنٹ کے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے تھا اور اس کے نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور خود میرزا قادیانی بھی اس دجال اعظم کی خدمت و خیر خواہی میں باپ سے زیادہ خلوص کے ساتھ اسی راستہ پر ہمیشہ گامزن رہا جو اس کے لئے اس دجال اعظم کا غلام اور نمک خوار باپ متعین کر گیا تھا اور ساری زندگی اس سے سر مو انحراف نہیں کیا یہاں تک کہ ہمیشہ کی ذلت اور عذاب الٰہی میں جا لبا چنانچہ خود لکھتا ہے۔ ولا تخفیٰ علیٰ ھذہ الدولۃ المبارکۃ انا من خدا مھا و نصحا مھا و دوا عی خیرھا من قدیم۔ (نور الحق حصہ اول ص۲۹ مطبوعہ لاہور)

ترجمہ۔ اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اس کی خدمت کرنے والے اور اس کے ناصح اور خیر خواہوں میں سے ہیں اور ہر وقت پر دل عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہیں اور میرا باپ گورنمنٹ برطانیہ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں پھر لکھتا ہے۔ فلیس للدولۃ نظیری ومثیل فی نصری وعونی (نور الحق حصہ اول ص۳۴ مطبوعہ لاہور)

پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں پس یہ بات زبردست دلائل کے ساتھ پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ مرزا کے نزدیک انگریز دجال اعظم ہے اور مرزا اس کے خاندانی حامی خیر خواہ مددگار اور اپنے خیر خواہ اور غلام اعظم کہ پوری دنیا میں جس کی کوئی نظیر اور مثیل موجود نہیں۔ اللّٰھم زد فزد

(۳) مرزا لکھتا ہے کہ اور گدھا ان کا یہ جو ریل ہے۔ (ازالہ اوہام ص۶۳) یعنی وہ تمام عیسائی اقوام جو مل کر دجال اکبر ہیں ان کا گدھا ریل ہے اور مرزائیوں کے نزدیک یہ ایک اتفاقی مسئلہ ہے کہ ریل دجال اکبر کا گدھا ہے اور اس پر قادیانیوں اور لاہوریوں دونوں کا اتفاق ہے چنانچہ قادیانیوں کے نمائندہ مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے دجال کے گدھے سے جس کے دو کانوں کے درمیان کا فاصلہ ۷۰ گز ہے ظاہری گدھا مراد نہیں بلکہ اس سے ریل مراد ہے (تبلیغ ہدایت ص۱۰ مطبوعہ ربوہ) اور مرزا قادیانی کے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد لکھتا ہے اور اس سے مراد آپ کی ریل اور دخانی جہاز ہی ہیں یہ وہی گدھا ہے جو خشکی اور پانی پر چلتا ہے (دعوت الامیر ص۴۹ مطبوعہ ربوہ) اور لاہوریوں کا ترجمان ڈاکٹر بشارت احمد لکھتا ہے کہ دجال سواری کے متعلق حضرت میرزا نے فرمایا کہ وہ ریل ہے۔ (مجدد اعظم جلد اول ص۲۷۴ مطبوعہ لاہور) پس تمام مرزائیوں کا اس پر اتفاق ہے کہ دجال اکبر کا گدھا ریل ہے لیکن کسی مسلمان کا ان کے اس خیال سے اتفاق نہیں ہے اگر ریل دجال کا گدھا ہے تو پھر اس پر سواری بھی دجال ہی کا حق ہے۔

ذکر مسیح موعود کا عالا نکہ مدعی مسیحیت مرزا قادیانی ساری زندگی ریل پر سفر کرتا رہا اور مرنے کے بعد اس کی لاش بھی ریل پر قادیان لے جائی گئی۔ چنانچہ خود لکھتا ہے کہ ایک دفعہ ہم ریل گاڑی پر سوار تھے اور لدھیانہ کی طرف جا رہے تھے کہ الہام ہوا نصف ترا و نصف عما لیق (نزول المسیح ص۲۱۵ مطبوعہ ربوہ) دہلی سے پٹیالہ کا سفر بھی ریل پر ہوا اور پٹیالہ اسٹیشن پر تین چار آدمیوں کے سوا اور کوئی پیشوائی کے لئے موجود نہ تھا (مجدد اعظم جلد اول ص۲۲۳ مطبوعہ لاہور) پھر ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء میں جب میرزا کو ایک تاریخ مقدمہ کے سلسلے میں قادیان سے جہلم جانا ہوا تو یہ سارا سفر بھی قادیان سے جہلم تک اور پھر جہلم سے واپسی پر قادیان تک ریل پر ہوا راستے پر گوجرانوالہ، وزیر آباد، گجرات، لالہ موسیٰ اور جہلم کے اسٹیشنوں پر مرزائیوں نے مرزا کا استقبال بھی کیا (مجدد اعظم جلد دوم ص۹۲۲ مطبوعہ لاہور) پھر ۲۰ اگست ۱۹۰۴ء کو مرزا اسی ریل پر بمعہ اہل و عیال گورداسپور سے لاہور آیا (مجدد اعظم جلد دوم ص۹۸۱ مطبوعہ لاہور) پھر قادیان سے ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو مرزا اسی دجالی گدھے ریل پر معہ اہل و عیال سیالکوٹ آیا اور قادیان تک سیالکوٹ سے واپس بھی اسی پر گیا (مجدد اعظم جلد دوم ص۹۸۵ مطبوعہ لاہور) پھر ۱۹۰۵ء کو قادیان سے معہ اہل و عیال دہلی گئے تو یہ سفر بھی ریل ہی پر ہوا (مجدد اعظم جلد دوم ص۱۰۳۲) پھر دہلی سے معہ اہل و عیال ریل پر لدھیانہ گئے (مجدد اعظم جلد دوم ص۱۰۵۰ مطبوعہ لاہور) اور لدھیانہ سے اسی ریل پر امرتسر اور امرتسر سے معہ بشیر اور ام بشیر ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء کو ریل پر قادیان پہنچ گئے (مجدد اعظم جلد دوم ص۱۰۵۰ مطبوعہ لاہور) اور پھر ۲۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو قادیان سے غالباً اسی ریل پر لاہور بیوی سمیت آئے یہ زندگی میں ریل پر ان کا آخری سفر تھا۔ ۲۷ اپریل ۱۹۰۸ء کے بعد انہوں نے ریل پر کبھی سفر نہ کیا۔ لیکن زندگی میں ان کے تمام اسفار اس دجال اعظم کے گدھے پر ہوئے ہیں اور اس کی سواری ان کو اور ان کے مریدوں کے نزدیک اتنی محبوب اور پسندیدہ تھی کہ خواب میں بھی وہ اس پر سوار ہو کر آسمانوں پر جاتے تھے۔ یعنی معراج کے لئے بھی یہی دجالی گدھا استعمال ہوتا تھا۔ چنانچہ مرزا کے ایک مرید مفتی محمد صادق ہیں یہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ میں ریل میں سوار ہو کر قادیان جا رہا ہوں اور وہ ریل سیدھی آسمانوں کی طرف چڑھ رہی ہے (کتاب عسل مصفیٰ ص۴۹۶

علامہ اقبال اور فتنہ قادیانیت

آغا شورش کاشمیری

علیحدہ جماعت

حکومت کے لئے بہترین طریق کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے بھی عین مطابق ہوگا۔ مسلمان ان سے ویسی ہی رواداری برتیں گے جیسا باقی مذاہب کے معاملہ میں اختیار کرتے ہیں۔

(قادیانیت اور اسلام)

نام نہاد تعلیم یافتہ

نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر کبھی غور نہیں کیا۔ مغربیت کی ہوا نے انہیں حفظ نفس کے جذبہ سے عاری کر دیا ہے۔ لیکن عام مسلمان جو ان کے نزدیک مُلّا زدہ ہے اس تحریک کے مقابلہ میں حفظ نفس کا ثبوت دے رہا ہے۔

(قادیانیت اور اسلام)

خطرہ!

مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہیں۔ جو ان کی وحدت کے لئے خطرناک ہوں، چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بنیاد نئی نبوت پر رکھے اور اس کے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو بزعم خود کافر قرار دے، مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرتے ہیں۔ اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے استوار ہوتی ہے۔

قادیانیت اور اسلام

محی الدین ابن عربی

اگر شیخ محی الدین ابن عربی کو اپنے کشف میں نظر آجاتا کہ صوفیانہ نفسیات کی آڑ میں کوئی ہندوستانی ختم نبوت سے انکار کر دے گا تو یقیناً وہ علماء ہند سے پہلے مسلمانان عالم کو ایسے غدار اسلام سے متنبہ کر دیتے۔ (بجواب نہرو)

قادیانی

علامہ موسیٰ جار اللہ نے اس مصرع کی وضاحت چاہی

ع ایں زنج بیگانہ کرد آں از جہاد

فرمایا: "بہاؤ اللہ ایرانی اور غلام احمد قادیانی، مرزا غلام احمد کے مختصر مذہب، اس کے اسباب وعلل اور نتائج کی تفصیل بیان کی۔ اسی سال قادیانیت کے متعلق پہلا بیان دیا پیر کا دن تھا اور مئی کی چھ تاریخ۔

(عبدالرشید طارق ملفوظات)

ختم نبوت

ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزاء نبوت کے موجود ہیں۔ یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بناء پر قتل کیا گیا تھا۔ (علامہ اقبال کا خط بنام نیازی مطبوعہ طلوع اسلام، اکتوبر ۱۹۳۵ء ماخوذ انوار اقبال)

فرمایا: "الیوم اکملت لکم دینکم" کے بعد اجرائے نبوت کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ قادیانی اسلاف کی تحریروں کو محرف کر دیتے ہیں۔ (خضر تمیمی ملفوظات)

قادیانیت

قادیانیوں کی تفریق کی پالیسی کے پیش نظر جو انہوں نے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں ایک نئی نبوت کا اعلان کر کے اختیار کی ہے۔ خود حکومت کا فرض ہے کہ قادیانی اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے آئینی قدم اٹھائے۔ (یعنی مسلمانوں سے انہیں الگ کر دے) اور اس کا انتظار نہ کرے کہ مسلمان کب مطالبہ کرتے ہیں۔

(اسٹیٹس مین کے نام خط مطبوعہ ۱۰ جون ۱۹۳۵ء)

مطبوعہ لاہور تالیف مرزا خدا بخش قادیانی یہ بات مانی ہوئی ہے کہ سچا نبی جہاں فوت ہوتا ہے۔ اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے اس پر تمام صحابہؓ اور پوری امت کا اجماع ہو چکا ہے اور آج بھی ہے جس کا خود مرزائیوں کو بھی اقرار ہے چنانچہ مرزا خدا بخش قادیانی اپنی کتاب عسل مصفیٰ میں تمام احادیث کو جمع کر کے لکھتا ہے کہ ابن ماجہ حضرت ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جو نبی مر گیا تو اس کو اسی جگہ دفن کیا گیا جہاں اس کی روح قبض ہوئی (عسل مصفیٰ صہ ۱۶ مطبوعہ لاہور ۱۹۰۱ء) لیکن مرزا ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں ہیضہ سے مرے اور ریل پر جنازہ قادیان لے جا کر دفن کیا گیا (مجدد اعظم جلد دوم صہ ۱۲۰۹ مطبوعہ لاہور) اگر بقول مرزا صاحب اور ان کے گروہ کے ریل دجال کا گدھا ہے تو پھر اس پر سواری کرنے والا مسیح موعود نہیں بلکہ مسیح دجال ہے کیونکہ اس حدیث میں جس کو مرزا بشیر احمد قادیانی نے اپنی کتاب تبلیغ ہدایت صہ ۱۸ میں درج کیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا یخرج الدجال علی حمار اقمر (مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن) دجال ایک چکدار گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا۔ ثابت ہوا کہ وہ گدھا دجال کی سواری کے لئے مخصوص ہوگا۔ پس اگر ریل مرزا اور مرزائیوں کے نزدیک دجال کا گدھا ہے تو اس پر سواری کرنے والے مرزا قادیانی دجال ہیں اور دجال کبھی خدا کا برگزیدہ مسیح، مہدی، مجدد اور محدث نہیں ہو سکتا۔

ایک گستاخانہ پوسٹر

ماسٹر منظور احمد ۔ پتوکی

میرے پاس ایران کا شائع کردہ ایک بڑا پوسٹر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تصاویر قربانی کی حالت میں دکھائی گئی ہیں۔ اس پوسٹر کے خلاف اخبارات میں ختم نبوت رسالہ میں اور جمعہ کے خطبات میں احتجاج کیا جائے۔ یہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی گئی ہے۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

ایمانداری

فرخندہ جبیں واحدی، کراچی

ایمانداری ایمان کا جزو ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس میں امانت داری نہیں اس میں ایمان نہیں۔ ایمانداری کے متعلق حدیث میں پہلی امتوں کا ایک قصہ آیا ہے (پہلی امتوں میں بھی بڑے بڑے اچھے لوگ ہوئے ہیں)

ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ اپنا مکان بیچا۔ خریدنے والے نے جب مکان کا قبضہ لیا تو اس میں ایک گھڑا سونے کا بھرا ہوا پایا۔ وہ گھڑا لے کر مکان بیچنے والے کے پاس آیا کہ تو اپنا گھڑا لے لے تمہارے مکان میں سے نکلا ہے اس نے کہا کہ میں تو مکان کی قیمت لے چکا میرا اس گھڑے سے کیا تعلق؟ جو میں گھڑا لوں! مکان خریدنے والے نے کہا کہ میں نے تو قیمت مکان کی دی ہے یہ گھڑا اس میں شامل نہیں۔ میں کیسے لوں دیکھا بچو! ایمانداری اسے کہتے ہیں کہ سونے کا بھرا ہوا مٹکا خریدنے والا بیچنے والے بھائی کو دے رہا ہے اور بیچنے والے کا اصرار ہے کہ خریدنے والا یہ مٹکا اپنے پاس رکھے۔ ایمانداری اس کو کہتے ہیں۔

اگر آج کل کسی کے مکان سے سونے کا بھرا مٹکا نکل آئے تو مزا آجائے۔

معلوماتی باتیں

- اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھنا حماقت ہے۔
- علم ایک ایسا بادل ہے جس سے رحمت ہی برستی ہے۔
- دشمن کو تلوار سے نہیں اپنے اخلاق سے قتل کرو۔
- ناقابل اعتماد دوست سے بہتر ہے کہ انسان تنہا رہے
- وقت ضائع کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھو کہ وقت تمہیں ضائع کر رہا ہے۔

مرسلہ: عبدالباری اچکزئی، کوئٹہ

معلومات

رانا عرفان احمد کروڑ ضلع لیہ

ممالک	کرنسی	ممالک	کرنسی
بحرین	دینار	روس	روبل
سعودی عرب	ریال	تنزانیہ	شلنگ
بلغاریہ	لیو	چلی	اسکوڈو
تیونس	دینار ملیم	جنوبی افریقہ	رینڈ
چین	تائیوانی ڈالر	بھارت	روپیہ پیسہ
امریکہ	ڈالر سینٹ	پرتگال	فرانک
برطانیہ	پونڈ	ترکی	لیرا
ڈنمارک	کرون۔ اویئر	ایران	ریال۔ دینار
برازیل	کرازیرو	افغانستان	پل
البانیہ	فرانک	برما	کیات، پیا
پاکستان	روپیہ	رومانیہ	لیو

مت بڑھا مت چلا

فریدہ حبیب لائن کراچی

- بات : مت بڑھا
- قرض : مت بڑھا
- عیش و عشرت کا سامان : مت بڑھا
- زیادہ لوگوں سے بے تکلفی : مت بڑھا
- بداعمالی کا بوجھ : مت بڑھا
- پڑوسی سے دشمنی : مت بڑھا
- آمدنی سے زیادہ خرچ : مت بڑھا

- بڑوں کے سامنے زبان : مت چلا
- بات کرنے میں آنکھیں اور ہاتھ : مت چلا
- جان بوجھ کر کھوٹا سکہ : مت چلا
- اپنی جانب سے کوئی بری رسم : مت چلا
- دو مردوں کے درمیان اپنی بات : مت چلا
- کبھی کسی کو غلط راستے : مت چلا
- محلہ اور بازار میں تیز سواری : مت چلا

اقوالِ زریں

محمد یوسف اختر حسین کنڈیارو

- صدقہ فقیر کے سامنے عاجزی سے باادب پیش کرو کیونکہ خوشدلی سے صدقہ دینا قبولیت کا نشان ہے (ابوبکر صدیقؓ)
- قبل اس کے کہ بزرگ بنو علم حاصل کرو (عمر فاروقؓ)
- خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔ (عثمان غنیؓ)
- موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- دوستی ایک خود پیدا کردہ رشتہ ہے۔ (حضرت علیؓ)
- توبہ کرنا آسان لیکن گناہ چھوڑنا مشکل ہے (امام جعفر صادقؒ)
- خوشامدی لوگ تیرے لئے تکبر کا تخم ہیں (۔۔۔)
- شکستہ قبروں میں غور کرکے کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے (غوث اعظمؒ)

- جب حق تعالیٰ اپنے بندے کو اپنا دوست بناتا ہے تو اس کو بہت سی تکالیف دیتا ہے اور جب اپنا دشمن بناتا ہے تو اس پر دنیا فراخ کر دیتا ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- بہشت کو بغیر عمل کے طلب کرنا بجائے خود ایک گناہ ہے۔ (بسطامیؒ)
- آخرت کا کام آج کر دنیا کا کام کل پر چھوڑ دے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- بد خلقی سے دشمن پیدا ہوتی ہے اور دشمنی سے جفا کاری۔ (امام غزالیؒ)
- کھانے میں عیب نہ نکالو ناپسند ہو تو مت کھاؤ ( )
- غریب مہمان آجائے تو قرض لے کر بھی تکلیف کر (امام غزالیؒ)
- محبت کے لحاظ سے ہر ایک باپ یعقوبؑ اور حسن کے لحاظ سے ہر ایک بیٹا یوسفؑ ہے۔

بچوں کے لئے سبق

سوال: جو کوئی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ کیسا ہے؟

جواب: جو شخص حضرت محمد کو خدائے تعالیٰ کا رسول نہ مانے وہ بھی کافر ہے!

سوال: حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضرتؐ کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغمبر یقین کرے اور خدائے تعالیٰ کے بعد ساری مخلوق سے آپ کو افضل سمجھے اور آپ سے محبت رکھے اور آپ کے حکم کی تابعداری کرے۔

لطیفہ

محمد کفیل نئی انار کلی لاہور

ایک دن ایک گدی فارسی کے مشہور شاعر مولانا جامی کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپکی خدمت میں ایک غزل پیش اور کہا کہ اس غزل کو خوشخط لکھوا کر شہر کے دروازے پر لٹکا دیں۔ تو مولانا نے فرمایا کہ اس غزل کو پڑھ کر دل چاہتا ہے کہ اس غزل کو اور اسکے لکھنے والے دونوں کو شہر کے دروازے پر لٹکوا دوں تاکہ آئندہ تم جیسا کوئی بیوقوف شاعری کا کوشش نہ کرے۔

بچیوں کے لئے سبق
برسات کا تحفہ

نانی اماں آئی ہیں! برسات کا تحفہ لائی ہیں
نانی اماں کیسی اچھی! اچھی چیزیں لائی ہیں!
دال بھری اور آلو والی پیٹ بھرا اور جی ہے خالی
بر کھا رُت میں پوریاں لائیں خالہ جان بھی ساتھ میں آئی ہیں
زیرے اور مسالے والی بچے بجا رہے ہیں تالی
کیسی پوریاں آئی ہیں
گھی میں سب تلوائی ہیں!!
سر بھی جلتا پاؤں بھی جلتے ہاتھ لرزتے آئی ہیں!
نانی اماں آئی ہیں
ڈھیروں پوریاں لائی ہیں!

قرآن کریم ایک معلوماتی چارٹ

حافظ ارشاد احمد دیوبندی، ظاہر پیر

کل سپارے	کل سورتیں	کل رکوع
۳۰	۱۱۴	۵۴۰
کل آیات	**کل کلمات جملے**	**کل حروف**
۶۶۶۶	۸۶۴۳۰	۳۲۱۳۶۵

حروف کتنی مرتبہ استعمال ہوئے

حرف	تعداد
ا	۴۸۸۷۲
ب	۱۱۲۲۸
ت	۱۱۹۹
ث	۱۲۷۶
ج	۳۲۷۳
ح	۹۷۳
خ	۲۴۱۶
د	۵۶۴۲
ذ	۴۶۹۷
ر	۱۱۰۹۳
ز	۱۵۹۰
س	۵۸۹۱
ش	۲۲۵۳
ص	۲۰۱۳
ض	۱۶۰۷
ط	۱۲۷۴
ظ	۸۴۲
ع	۹۲۲۰
غ	۲۲۰۸
ف	۸۴۹۹
ق	۶۸۱۳
ک	۹۵۲۲
ل	۳۴۳۳۲
م	۲۶۵۳۵
ن	۲۶۵۶۰
و	۲۵۵۳۶
ہ	۱۹۰۷۰
ء	۳۱۱۵
لا	۳۷۲۰
ی	۲۵۹۱۹
سجدے	۱۴

نماز کی برکت سے دریا میں ڈوبنے سے بچ گئی

جمیل الرحمٰن قادری باغبانپورہ، لاہور

محمد بن احمد بن علی ابو بکر المروزی نے ۲۶۸ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ فن قرأت کے امام تھے اور اس میں کئی کتابیں تصنیف کی تھیں اور اس میں بہت سے سفر کئے تھے کسی سفر کا واقعہ ہے کہ دریا میں ڈوب گئے موجوں کے تھپیڑوں نے کبھی دریا کی تہہ میں پہنچا دیا اور کبھی اوپر کی طرف پھینک دیا کافی پریشان ہوگئے ایک طرف ابھرے تو سورج کی طرف نگاہ کی معلوم ہوا کہ سورج غروب ہوا چاہتا ہے اور ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی فوراً وضو کی نیت کی اور پانی کے اندر چلے گئے اس مرتبہ جو اوپر آئے تو ایک تختہ بہتا ہوا آگیا فوراً اس کو پکڑا اور اس پر چڑھ گئے اور نماز ادا کر لی۔ باری تعالیٰ نے اپنے اس وفادار اور فرمانبردار صالح بندہ کو نماز کی برکت فرمانبرداری اور نیک کام میں کوشش کی بدولت ڈوبنے سے بچا لیا اور صحیح و سلامت کنارہ تک پہنچا دیا قاری صاحب نے اس کے بعد زمانہ تک زندگی پائی اور نوے سال سے زیادہ عرصہ تک زندہ رہ کر ۳۸۹ھ میں وفات پائی رحمہ اللہ (البدایہ والنہایہ ص ۱۳۸ ج ۱۲)

شکرِ خدا

عبدالغفار خلجی، ہارون آباد

ایک آدمی بہت نیک اور پرہیزگار تھا اس کو ایک نہایت خطرناک مرض لگ گیا بہت علاج کرایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ لیکن وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہتا تھا لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو کس چیز کا شکر ادا کرتا ہے تو وہ کہنے لگا میں اس بات کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں مصیبت میں مبتلا ہوں گناہ میں نہیں یعنی مصیبت پر پریشان نہ ہونا چاہیئے اسے دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔

بزم ختم نبوت

مرزائی ٹھیکیدار کا ٹھیکہ منسوخ

حافظ ابومغیرہ عبدالرحیم نیاز، چوک بہادر پور رحیم یارخان

آپ کا رسالہ ختم نبوۃ میں نے اپنے ایک دوست کے ہاں دیکھا اور پڑھا خدا کے فضل سے بہت ہی خوب لکھ رہے ہو۔ اور دین کی خدمت کر رہے ہو خدا تعالیٰ آپ کو اور رسالہ ختم نبوت کو مزید زیادہ ترقی فرمائے۔ میری ایک تجویز ہے کہ آپ رسالہ میں حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں خصوصی طور پر قلم اٹھائیں تاکہ ہماری نئی نسل کی معلومات میں اضافہ ہو۔ ہماری کالونی کی جامع مسجد کے صحن میں چیپس لگانی تھی جس کا گزشتہ دنوں ایک ٹھیکیدار نے ٹھیکہ لیا ٹھیکہ لینے کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ مسجد شریف کا ٹھیکیدار رحیم یار خان کی مرزائی فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔ اور پکا مرتد بے ایمان مرزائی غیر مسلم ہے جس پر ہم نے کالونی انتظامیہ سے احتجاج کیا اور اس مرتد بے ایمان ٹھیکیدار کا ٹھیکہ منسوخ کرا کر دم لیا۔ ہم واپڈا کے اعلیٰ حکام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مرتد ٹھیکیدار کا ہر قسم کا ٹھیکہ فی الفور منسوخ کرے اور اس مرزائی ٹھیکیدار نے جو ٹھیکے واپڈا سے لئے ہیں۔ ان کی انکوائری کرائی جائے کہ آخر ایک مرزائی کو کیونکر ٹھیکے دیئے جاتے ہیں۔

اللہ اس پھول کو چمکتا دمکتا رکھے

حافظ سراج الدین ظفر، چودھوان

حاجی محمد سفان صاحب مسلم فرنیچر ہاؤس ڈیرہ اسمٰعیل خان کی وساطت سے آپ کا مؤقر جریدہ "ختم نبوت" پڑھ کر بحد مسرت ہوئی۔ آج کے اس پر فتن دور میں جبکہ اسلام اور ختم نبوت پر لادینی طاقتیں حملہ آور ہیں ایسے بلاخوف لومۃ لائم جریدے کی اشد ضرورت تھی سو الحمد للہ کہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس ضرورت کو مدنظر رکھ کر ختم نبوت کا اجراء کر دیا۔ اللہ رب العزت ختم نبوت کے اس پھول کو گلشن اسلام میں ہمیشہ چمکتا دمکتا اور مہکتا رکھے آمین۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

سلک مروارید ـــــ شہاب ثاقب

حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی، کلورکوٹ

بحمد اللہ رسالہ ختم نبوت شان و اجلال کے ساتھ رواں دواں ہے۔ رسالہ کیا ہے سلک مروارید ہے اہل حق کیلئے اور شہاب ثاقب ہے اہل باطل کے لئے۔ اللّٰھم زدفزد۔ خداوند قدوس محترم بادا صاحب اور آپ حضرات کی مساعی جمیلہ کو بار آور فرما کر دونوں جہانوں میں اپنا شایان شان بدلہ عطا فرمائے۔ آمین

کیا کھسیانی بلی کھمبہ نوچتی ہے:۔ ؟

ذوالفقار انور ۔ کراچی

یہ مثل تمام حضرات کو یاد ہو گی جانتے ہونگے اکثر لوگ یہ سوچتے ہیں کہ بلی کھمبہ کس طرح نوچتی ہے مگر ایک خاص جماعت یعنی جماعت قادیانی کے ایک پیروکار نے اس بات کا عملی ثبوت دیا اس بات سے واقف نہیں کہ کسی الزام کی تردید کرنا اہل علم کا کام ہے مگر جو لوگ علم سے بے بہرہ ہوں وہ تنقید کرنے یا تردید کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور بالآخر کھمبہ نوچتے ہیں ایسا ہی ایک واقعہ کراچی کی ایک مقامی لائبریری میں آیا مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی ایک کتاب لائبریری میں مطالعہ کے لئے رکھی گئی تھی اتفاق سے کسی قادیانی نے مطالعہ کیا حقائق سامنے آ گئے پھر کیا تھا غصے سے بے قابو ہو گیا اور کتاب کو پھاڑنے کی کوشش کی مگر باطل ہمیشہ ڈر کر رہتا ہے لہٰذا اس کو بھی پھاڑ نہ سکا مگر اپنی اوقات اس بے غیرت نے دکھا دی اور ثابت کر دیا کہ ہم علم سے تو مقابلہ نہیں کر سکتے اور عقل اللہ تعالیٰ نے چھین لی اور ختم نبوت کے جیالوں نے مت بھی ماردی اب کریں تو کیا کریں لامحالہ کھمبہ ہی نوچیں گے۔

میرا ان قادیانیوں کو مشورہ ہے کہ عقل کے ناخن لو جو دنیا میں آسمان پر نکاح ہونے کے باوجود محمدی بیگم سے شادی اپنی مرضی سے نہ کرا سکا وہ تمہاری آخرت میں کیا راہنمائی کرے گا۔ اللہ انہیں ہدایت دے۔

ہر صفحہ اپنی شان رکھتا ہے!

عبیداللہ مجاہد، ساہیوال

شمارہ نمبر ۳۶ میں ہر صفحہ اپنی اپنی شان رکھتا ہے مگر محمد اقبال حیدرآباد والے کا مضمون قرآن مجید کی عظمت وفضیلت پڑھا مزا آگیا قسم بخدا میرے پاس الفاظ نہیں میں اس مضمون کی تعریف لکھ سکوں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ کریم محترم محمد اقبال صاحب کو مزید ایسے مضامین لکھنے کی توفیق دے اور انکی عمر دراز کرے آمین۔ نوادرات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بہت پسند آئے حفیظ الرسول صاحب کو بھی مبارک باد قبول ہو۔

رسالہ واقعی قابل دید ہے

رانا محمد اسحاق، دیوانی گوٹھ، تحصیل سنجورو

مجھے کلورکوٹ الحاج حافظ محمد زکریا قادری مہتمم مدرسہ عربیہ جامعہ مدنیہ کی خدمت میں حاضری کا موقعہ ملا۔ وہاں پر رسالہ ختم نبوت ہفت روزہ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ رسالے کا ٹائٹل بہت پسند آیا تحریریں بہت خوبصورت اور ہر مضمون سبق آموز تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور ختم نبوت میں کام کرنے والوں کی حفاظت فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

ایک عظیم مہنت اور اچاریہ کا قبولِ اسلام

۱۰ مئی ۱۹۸۶ء کو ہندو دھرم کی ایک اہم ترین شخصیت ڈاکٹر سوامی شری شنکر سروپ مہاراج اداسین، اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ بھوپال میں حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اب ان کا اسلامی نام ڈاکٹر اسلام الحق، بیوی کا نام خدیجہ اور صاحبزادی کا نام عائشہ حق رکھا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی ابتدائی تعلیم آشرم میں ہوئی۔ پھر الہ آباد یونیورسٹی سے اور فیلوزم میں ایم اے کیا۔ گروکل کانگڑی سے اچاریہ کی ڈگری حاصل کی۔ اور آکسفورڈ یونیورسٹی انگلینڈ سے ڈی۔ ڈی یعنی (Doctor of Divinity) دنیا کے دس بڑے مذاہب میں اور پی۔ ایچ۔ ڈی۔ اسی طرح ڈبل پی۔ ایچ۔ ڈی کے بعد پوپ پال ششم کی دعوت پر اٹلی گئے۔ جہاں پر انہوں نے سات مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ جن سے متاثر ہو کر پوپ پال نے انہیں (O. F. M. C. A P) کے اعزاز سے نوازا۔

ڈاکٹر صاحب بارہ زبانوں سے واقفیت رکھتے ہیں۔ جن میں انگریزی، سنسکرت، گریک، ڈبرو، ہندی، بھاکتک، پالی، گورمکھی، مراٹھی، گجراتی، اردو اور عربی شامل ہیں۔ ان بارہ زبانوں میں سے انگریزی، سنسکرت، ہندی، اردو، گورمکھی اور عربی سے انہیں زیادہ دلچسپی ہے۔

چونکہ ڈاکٹر صاحب نے دنیا کے دس بڑے مذاہب کا براہ راست مطالعہ کر رکھا ہے اور ان میں ڈگری یافتہ ہیں۔ اس لئے اسلام کی حقانیت و صداقت کے وہ پہلے ہی سے معترف تھے۔ ان کے ہمعصروں میں ہندو دنیا کے بڑے بڑے جگت گرو، شنکراچاریہ، مثلاً رام گوپال شال والے، پوری کے شنکراچاریہ، آنند جی، گرو گولکر، بابا صاحب، ویشکھ، دیال ٹھاکرے، نانا صاحب، دیشکھ، ونوبا بھاوے وغیرہ ہیں۔ اور یہ سب ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ اچاریہ ونوبا بھاوے نے ۱۹۸۱ء میں انہیں اپنے آشرم پرم دھام میں تقریر کے لئے مدعو کیا تھا اس وقت وہاں ہندو دھرم کے بڑے بڑے مہنت موجود تھے جن میں ایک دادا دھرم ادھیکاری بھی ہیں۔ دادا دھرم ادھیکاری نے اس موقع پر اس ڈاکٹر صاحب سے ایک دن یہ غیر معمولی سوال کر لیا کہ سوامی جی آپ نے دنیا کے تمام دھرموں کا مطالعہ کیا ہے آپ کو انسان کے لئے سب سے بہتر دھرم کونسا لگا

ڈاکٹر صاحب نے بغیر کسی جھجک کے جواب دیا کہ اسلام۔

اس پر وہ بولے کہ اسلام تو بہت بندھا ہوا دھرم ہے اس پر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ جو بندھا ہے وہی آزاد کرتا ہے اور پہلے سے ہی آزاد ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باندھ دیتا ہے اس لئے دھرتی پر آدمی کو ایک عرصے سے بندھے ہوئے دھرم کی ضرورت ہے جو اسے دنیا میں اچھی طرح باندھ کر روک ہیں کھوئے اور ایسا دھرم میری نظر میں صرف اسلام ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے قبول اسلام کا واقعہ یوں بیان کیا ہے کہ جنوری ۱۹۸۳ء میں ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ ایک بڑی جماعت میرا پیچھا کر رہی ہے اور میں اس کے خوف سے بھاگ رہا ہوں۔ اچانک مجھے ٹھوکر لگی اور میں گر پڑا۔ ایک لمحے کے بعد انجانے ہاتھوں نے مجھے سہارا دے کر اٹھایا۔ اٹھ کر میں اس روشن اور تابناک چہرے کو ٹکٹکی لگا کر دیکھنے لگا۔ لیکن پہچان نہیں پا رہا تھا کہ یہ کون ہے۔ جس نے مجھے سہارا دے کر کھڑا کیا۔ پاس ہی کھڑے ایک صاحب نے کہا کہ یہ محمد رسول اللہؐ ہیں مجھ پر ایک کیفیت طاری ہو گئی آپ نے فرمایا کلمہ پڑھو۔ اور میرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر جیسے جیسے وہ پڑھتے گئے میں بھی پڑھتا گیا اور پھر آپ نے مجھے سینے سے لگایا۔ اس طرح کا خواب

باقی ص ۳۰ پر

اطبا کرام و معالجین حضرات
آیورویدک جڑی بوٹیوں کے
کشتہ جات اور نمکیات
صحیح اجزاء سے تیار کردہ
قرابادینی مرکبات
پیش کرنے والا ممتاز ادارہ
الحافظ دواخانہ مینچن آباد ضلع بہاولنگر

قادیانی گوریلا تنظیم کی طرف سے مولانا غلام ربانی کو قتل کی دھمکی

انہوں نے مولانا موصوف کو ایک خط کے ذریعے پندرہ دن کی مہلت دی ہے

جوہر آباد (پ ر) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت خوشاب کے صدر مولانا غلام ربانی خطیب جامع مسجد بلاک ۴ جوہر آباد کو ایک گمنام خط موصول ہوا ہے جس میں انہیں قتل کی دھمکی دی ہے خط پر ایک کونے میں بہاولپور لکھا ہے جبکہ دوسری طرف بندوق اور کلہاڑی کا نشان دیا گیا ہے جس کا عنوان ہے "وارننگ" ملاں ربانی کے نام جو کہ غلط فہمی میں مبتلا ہے اور جبکہ خط کے آخر میں بھیجنے والے کے نام کی جگہ "ینگ قادیانی ٹائیگرز مرکز بہاولپور" تحریر کیا ہوا ہے خط میں لکھا ہے کہ تم نے ختم نبوت کانفرنس کا ڈھونگ رچایا ہے جس سے ہمارے مقدس فرشتے کی بے عزتی ہوئی اور ہمارے مقدس امام غلام احمد کے خلاف بکواس کیے تمہارے بلائے ہوئے مولویوں نے ہمارے فرشتے اور امام کے خلاف بہت کچھ زہر اگلا ہے ایک مولوی جس کا نام حق نواز یا رب نواز ہے اس نے ہمارے ایک مجسٹریٹ کی بھی بے عزتی کی ہے ملاں ربانی تم ہم سے واقف نہیں ہو اور احسان الٰہی فاروقی کے انجام کو بھول گئے ہو جو ہمارے خلاف بکواس کرتا تھا آج وہ خاموش ہے ہم تم جیسے لوگوں کو ع.۵.۵.۷ کے ذریعے جلد دوسرے جہان پہنچا دیتے ہیں تاکہ وہ وہاں دیکھ سکیں کہ قادیانی کون ہے اور ان کا نبی کتنا عظیم ہے ہمارا نمائندہ ہر وقت ہر آن تمہارے آنے جانے پر نظر رکھتا ہے اور ہم صرف موقع کی تلاش میں ہیں خط میں مزید لکھا ہے کہ ملاں ربانی تم بہت کچھ سمجھ گئے ہو گے ورنہ پھر آج کے بعد تمہارے ۱۵ دن ہیں ہم اصول کے پکے بندے ہیں ہم اب قطعاً برداشت نہیں کر سکتے جو کوئی بھی ہمارے خلاف کچھ بکے گا ایک وارننگ کا خط اور پھر ہمیشہ کے لیے اسے اپنے نبی آخر کے قدموں میں پہنچا دیں گے کلاشنکوف کے ذریعے، ہتھوڑے کے ذریعے، ایکسیڈنٹ کے ذریعے، کلہاڑی کے ذریعے، تم نے اور تمہارے غنڈوں نے ہمیں کافر کہا ہے ہم کافر ہیں تو پھر کافر تو عقل سے خالی ہوتے ہیں اور وہ خون کے زیاں کو کچھ نہیں سمجھتے۔

ایک منفرد اور بے مثال دعوت طعام

شبان ختم نبوت سرگودھا کے نوجوانوں کی محنت اور توجہ پر رحمان پورہ سرگودھا میں ایک قادیانی کی دعوت شادی پر مسلمانوں نے شرکت سے انکار کر دیا نوجوانان ختم نبوۃ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جذبہ محبت کا عملی ثبوت دیتے ہوئے ان تمام غیور مسلمانوں کی دعوت کا اہتمام کیا جنہوں نے حضور سے محبت کا عملی ثبوت فراہم کیا اور مرتدوں، زندیقوں کی دعوت شادی کو ٹھکرا دیا تقریباً ایک صد مسلمانوں نے شرکت کی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے ان حضرات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا یہ عمل جو محض حضور کی محبت پر آپ نے اٹھایا اللہ تعالیٰ اس عمل کو آپ کی نجات اخروی کا ذریعہ بنائے اصل بات روٹی کھانا کھلانا نہیں ہے اصل بات اپنی ملی غیرت کا اظہار اور قادیانیت نوازی سے نفرت ہے جو آج کل مفقود ہوتی چلی جا رہی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر تمام حضرات میں تقسیم کیا گیا اور کھانا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد جلال دین انغانی نے دعا مانگی

محکمہ اوقاف پنجاب کی طرف سے جاری کردہ رجسٹریشن منسوخ کی جائے

فیصل آباد (۔) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی محکمہ اوقاف کے وزراء سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غیر مسلموں کو قرآن پاک یا قرآنی آیات شائع کرنے پر پابندی لگائی جائے اور ادارۃ المصنفین ربوہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ناشر قرآن کے طور پر محکمہ اوقاف پنجاب کی طرف سے جاری شدہ رجسٹریشن نمبر ۲۲ بتاریخ ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے انہوں نے کہا کہ قادیانی اسلام اور قانون کی رو سے کافر دائرہ اسلام سے خارج اور امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت قادیانی مذہب کی ہر قسم کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی عائد ہے مگر انجمن احمدیہ ربوہ تمام قواعد اور قوانین و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے ماہنامہ رسالوں میں اپنی مرضی کے مطابق قرآنی آیات کا ترجمہ اور تشریح شائع کر رہی ہے اور اسلام کے خلاف ربوہ میں دھڑا دھڑ لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے اس کے علاوہ تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر غیر قانونی طور پر لاہور کے پریس سے شائع کر کے تقسیم اور فروخت کی جا رہی ہے جبکہ غیر مسلم ایسا نہیں کر سکتے انہوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ

بہاول نگر میں کلمہ طیبہ بچاؤ مہم، قادیانیوں کیخلاف ہڑتال

پندرہ ہزار افراد کا عظیم الشان مظاہرہ، متعدد دکانیں توڑ پھوڑ دیں!

بہاول نگر (نمائندہ خصوصی) یہاں قادیانیوں نے کچھ دنوں سے زبردست اشتعال انگیزی شروع کر دی تھی جگہ جگہ کلمہ طیبہ لکھ کر مسلمانوں کو مشتعل کر رہے تھے اس سلسلہ میں معززین شہر، انجمن تاجران اور علماء کے وفود نے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کر کے اس صورت حال کی طرف توجہ دلائی لیکن ڈپٹی کمشنر جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ لاہوری قادیانیوں سے تعلق رکھتے ہیں اس نے سنی ان سنی کر دی جس پر وہاں کے مسلمان مشتعل ہو گئے اور انہوں نے بھرپور احتجاج کرتے ہوئے ایک عظیم الشان جلوس نکالا۔ پورے شہر میں مکمل ہڑتال ہوئی، مشتعل نوجوانوں نے متعدد قادیانی دکانوں کی توڑ پھوڑ کر دی۔ پتہ چلا ہے کہ بہاول نگر کے قادیانی اس صورت حال سے شہر چھوڑ کر ربوہ بھاگ گئے ہیں۔

رکھی ہے جس کی وجہ سے قادیانی غیر مسلم اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں میں کھلم کھلا حصہ لے رہے ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ دونوں قادیانی تفسیریں شائع کرنے پر ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔

قادیانیوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں پر ریوالوروں اور ڈنڈوں سے حملہ کر دیا

ٹنڈو غلام علی ۲ مارچ (نمائندہ جسارت) گزشتہ روز مظفر شاہ جامع مسجد ٹنڈو غلام علی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے اختتام پر قادیانیوں نے جلسے کے شرکاء پر جو جلسہ کے بعد اپنے گھروں کو جا رہے تھے حملہ کر دیا حملہ آور قادیانی، جمیل احمد، منور احمد اور مبارک احمد ریوالوروں اور ڈنڈوں سے مسلح تھے حملہ آوروں نے ختم نبوت کے کارکنوں، محمد عمران، محمد یوسف، محمد ادریس اور عطا محمد پٹھان کو اغواء کرنے کی بھی کوشش کی لیکن محلہ کے لوگوں کے گھروں سے نکل آنے کی وجہ سے وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ پولیس نے جمیل احمد، منور احمد اور مبارک احمد کو گرفتار کر کے چالان مختار کار ماتلی کی عدالت میں پیش کر دیا۔ انجمن نوجوانان اتحاد اسلامی کے صدر احسان اللہ خان ناظم جماعت اسلامی ڈاکٹر محمد عارف ناظم جماعت اسلامی ٹنڈو دسمالو نور محمد پٹھان مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر محمد یعقوب آرائیں سیرت کمیٹی کے امیر ڈاکٹر منصور احمد اور مولانا حبیب الرحمٰن نے قادیانیوں کی اس حرکت پر غم و غصہ کا اظہار کیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کو روکا جائے ورنہ حالات خراب ہو سکتے ہیں۔

مولانا اسلم قریشی کو قادیانیوں نے سندھ لے جا کر شہید کیا مولانا اشعر

حکومت کو کیس کے متعلق تفصیلات بتا دی گئی ہیں، حکومت جان بوجھ کر سستی کر رہی ہے

عالمی تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ محمد عبدالرحیم اشعر نے دفتر ختم نبوت گوجرانوالہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کے متعلق حکومت کو مکمل کوائف اور ثبوت مہیا کر دیئے ہیں اب حکومت جان بوجھ کر سستی کر رہی ہے انہوں نے کہ مولانا کو قادیانی اغواء کرنے کے بعد کار میں بٹھا کر ساہیوال لے گئے وہاں انہوں نے نصیر باجوہ کی کوٹھی کے تہہ خانے میں بند کر دیا اور پھر سندھ لے جا کر شہید کر دیا انہوں نے کہا کہ حکومت نے نصیر باجوہ کی کوٹھی میں تہہ خانے سے انکار کر دیا مگر ہم نے ذاتی تحقیق اور عمارت کے نقشہ سے تہہ خانہ ثابت کر دکھایا مگر اس کے باوجود مقدمہ کو اس رخ پر نہیں لایا گیا اور حکومت جان بوجھ کر سستی کر رہی ہے۔

قادیانیوں کا نیا ہتھکنڈہ

کراچی ۳ مارچ (اسٹاف رپورٹر) قادیانیوں نے مسلمانوں کو ایذا پہنچانے کا ایک نیا طریقہ کار وضع کیا ہے۔ قادیانیوں کا ایک منظم گروپ مختلف سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں کام کرتا ہے کسی بھی مسلمان شخص کے خلاف یہ مشہور کر دیتا ہے کہ وہ قادیانی ہے اور پھر اس کے نام قادیانیوں کا رسالہ انصار اللہ اور تحریک جدید وغیرہ جاری کر دیا جاتا ہے۔ اس رسالے پر جعلی خریداری نمبر بھی تحریر ہوتا ہے۔ جبکہ مذکورہ شخص کو اس رسالے سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی ہے۔ لیکن محض اس کے خلاف بدگمانی پھیلانے اور اسے نقصان پہنچانے کی خاطر ایسا کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر کو فون کر دیا جاتا ہے کہ فلاں ادارے میں فلاں شخص قادیانی ہے، مجلس تحفظ ختم نبوت جب اپنے طور پر تحقیق کرتی ہے تو اس کا جھوٹ کا پردہ کھلتا ہے۔ لیکن ایک مسلمان کو کافی اذیت سے گزرنا پڑتا ہے اور اکثر مسلمان قادیانیوں کے اس طرز عمل کی وجہ سے اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور انہیں نہایت کرب سے گزرنا پڑتا ہے۔

کھوڑیانوالہ ضلع فیصل آباد میں سید ممتاز الحسن کا خطاب

کھوڑیانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا سید ممتاز الحسن شاہ صاحب نے حدیث پاک انا خاتم النبیین لا نبی بعدی تلاوت فرمائی اور اس کی تشریح کی نیز بیت اللہ کی فضیلت و نماز کی فضیلت، سچائی کی فضیلت جھوٹ کی مضرت تاجدار مدینہ کی ختم نبوت پر روشنی ڈالی اور قادیانیوں کے مکروفریب کو اچھے طریقے سے بیان فرمایا۔ شاہ صاحب کی تقریر میں بار بار نعرہ تکبیر اللہ اکبر ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگتے رہے انہوں نے حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو عدالت نے جھوٹا ثابت کیا اسمبلی نے جھوٹا ثابت کیا پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے اکثر ممالک نے کافر اور مرتد قرار دیا اور فرمایا کہ قادیانی جہاں بھی جائے گا اس کا تعاقب کیا جائے گا۔

شاہ کوٹ میں ایک قادیانی خاندان کا قبول اسلام

شاہ کوٹ (نمائندہ ختم نبوت) یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے یہاں کی عالمی مجلس نے قادیانیت پر ایک اور ضرب لگائی ہے اور وہ یہ کہ محمد اکرم قادیانی نے جو نواحی گاؤں بھوڑاں کا رہنے والا ہے بمع اپنے اہل و عیال کے اسلام قبول کر لیا ہے اس نے شہر کے ممتاز عالم دین مجاہد ختم نبوت مولانا عبداللطیف انور کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا مقامی مجلس کے صدر جناب جاوید اقبال نے نومسلم کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔

جنوبی افریقہ میں چلنے والا قادیانی کیس ملتوی۔ گواہ منحرف ہوگیا

مدعی نے عدالت سے التجا کی کہ میں بیمار ہوں، عدالت میں کھڑا نہیں رہ سکتا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی ہے کہ کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ کی عدالت میں قادیانیوں نے اہل اسلام کے خلاف جو کیس دائر کیا ہے وہ مدعی کی درخواست پر اگست ستمبر تک کے لیے ملتوی ہو گیا ہے مدعی نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ وہ بیمار ہے اور عدالت میں چونکہ زیادہ دیر تک کھڑے رہنا پڑتا ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا اس لیے کیس ملتوی کیا جائے جس پر عدالت نے کیس ملتوی کر دیا۔ مقدمے کی سماعت کے دوران مسلمان کثیر تعداد میں شریک ہوتے تھے اس دوران ایک دن وہاں کے مسلمانوں سے قادیانیوں کی کسی بات سے مشتعل ہو کر مقدمے کے مدعی، وکیل اور گواہ کی ٹوپی گری اور ٹوپیاں چھین کر جلا دیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر، عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی جو وہاں کے مسلمانوں کی درخواست پر مقدمہ کی پیروی کے لیے گئے تھے وہ وہاں سے فارغ ہو کر جوہانسبرگ روانہ ہو گئے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مدعی مقدمہ نے بیماری کا محض بہانہ کیا ہے دراصل مدعی کا گواہ منحرف ہو گیا ہے

مولانا احسان دانش مبلغ ختم نبوت کا خطاب

لاہور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ حضرت مولانا احسان احمد دانش نے جامعہ نادریہ مدینہ دانش کالونی لاہور میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پروردگار عالم نے اپنے بندوں کی راہنمائی کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام والتسلیمات اس دنیا میں مبعوث فرمائے جن کی ابتداء نسل انسانی کے جد امجد سیدنا حضرت آدم سے ہوئی اور اس سلسلہ قدسیہ کے آخری تاجدار امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ کی ذات بابرکات ہے انہوں نے کہا کہ ہر نبی نے خدائے وحدہٗ لاشریک کی توحید اور اپنی رسالت کا اعلان اور اپنے بعد آنے والے نبی کی خوشخبری دی یہاں تک کہ آخر میں سید الاولین والآخرین جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب آپ نے اس کرہ ارض پر اپنی چشم رحمت کھولی تو ہر طرف ظلمت ہی ظلمت تھی

جھنگ میں قادیانیوں کی کمینی حرکتیں اور اشتعال انگیزی

جھنگ سے قادیانی آرڈیننس جاری ہونے کے بعد متعدد بار حکام کو اس جانب توجہ دلائی گئی کہ قادیانیوں کی دکانوں سے سٹیکر وغیرہ اتروائے جائیں اس سلسلہ میں ایک درخواست ۸۶/۱۱/۷ کو دی گئی جس پر کوئی عمل نہ ہوا دوسری دفعہ ۸۶/۱۲/۳ کو ڈی سی جھنگ کو درخواست دی گئی ۸۷/۱/۲۱ کو پولیس نے جاکر قادیانیوں کی دکانوں سے اسٹیکر اتارے مگر قادیانیوں نے فوراً کلمہ طیبہ کے سٹیکر دوبارہ لگا لیے اور تمام مسلمانوں کو چیلنج کیا کہ اگر اتار لیں ۸۷/۱/۲۱ کو دوبارہ سٹیکر اتارے مگر قادیانیوں نے دوبارہ سٹیکر لگا لیے اس کے بعد پولیس نے ۸۷/۲/۷ کو قادیانیوں کی دو دکانوں سے ایک مرتبہ پھر کلمہ طیبہ کے سٹیکر اتارے مگر پھر قادیانیوں نے پھر لگا لیے ۸۷/۲/۸ کو قادیانیوں کے خلاف پرچہ درج کروا دیا گیا اور ۸۷/۲/۹ کو مذکورہ بالا چاروں قادیانی گرفتار کر لیے گئے اس کے بعد مرزائیوں نے ۸۷/۲/۹ کو ضمانت کی درخواست دی مگر ۸۷/۲/۱۰ کو تاریخ پڑ گئی اور ۸۷/۲/۱۰ کو دوبارہ ۸۷/۲/۱۲ کی تاریخ پڑ گئی مگر اس مرتبہ مرزائیوں کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی گئی درخواست ضمانت مسترد کرنے والے مسٹر عباس حسین تنگوانی مجسٹریٹ درجہ اول تھے۔

جامعہ مسجد شیر پور میں مولانا سید اسرار الحق کا خطاب

مراد پور (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت نور کھیل کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب نے مورخہ ۸۷/۲/۲۳ کو بعد نماز عشاء جامع مسجد شیر پور میں ایک جلسہ عام سے خطاب فرماتے ہوئے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی زندگی میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں بے شمار مصائب اور تکالیف برداشت فرمائیں آپ کو دین حق کی تبلیغ کی پاداش میں پتھر سہنے پڑے طرح طرح کے اذیت ناک کلمات برداشت فرمائے مگر دین کی تبلیغ برابر فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ پر مکہ کی وادی تنگ کر دی گئی۔ آپ کے قتل کے منصوبے بنائے گئے اور کفار ننگی تلواریں سے

مرزائیوں کا جوہر آباد میں اپنا مرکز بنانے کا منصوبہ ناکام

ضلع خوشاب کے ہیڈ کوارٹر جوہر آباد میں عظمت کالونی میں مرزائیوں نے دو کنال زمین خریدی۔ اینٹیں بھی ڈلوالیں۔ یہ انجمن احمدیہ ربوہ نے خریدی۔ اس کا سٹام ہم نے حاصل کر لیا۔ مولانا غلام ربانی صاحب کو جب پتہ چلا تو فوراً اپنے لڑکے رشید احمد ربانی کو موقع پر بھیجا اور انتظامیہ سے بھی بات کی جب مرزائیوں کو معلوم ہوا کہ یہ تو پتہ چل گیا ہے وہ بھاگ گئے پتہ بھی نہ چلا کہ وہ کون تھے۔ بعد میں وہ مالک زمین کے پاس گئے اور کہا کہ ہمارا سودا واپس ہے ہم زمین نہیں لیتے انہوں نے پیسے واپس لے لیے اور پھر انجمن احمدیہ ربوہ سے بشیر احمد کے دستخطوں سے یہ سودا واپس ہوا جس کا اشٹام ہمارے پاس موجود ہے اب تک اینٹیں وغیرہ بھی پڑی ہوئی ہیں اللہ کے فضل سے مسلمانوں کو کامیابی نصیب ہوئی اس سلسلے میں موجودہ انتظامیہ نے بہت تعاون کیا۔

مگر آپ کے حجرے کے باہر آ گئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہجرت کا حکم دیا آپ نے فرمایا کہ ہمیں دین کی اور سرکار دو عالم کی ناموس ختم نبوت کے لیے قربانیاں کرتے رہنا چاہیے اگر ہم سے کوتاہی ہوئی تو ہماری اپنی بدبختی ہوگی اللہ اپنے دین اور نبی کے ناموس کی حفاظت کرنا جانتا ہے۔ اس لیے ہمیں صدق دل سے اسلام کی تعلیمات اور ناموس ختم نبوت کی حفاظت کے لیے تن من دھن کی قربانی پیش کرنا چاہیے اور تمام فرق باطلہ کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے بالخصوص فتنہ مرزائیت کا تعاقب کرتے رہنا چاہیے کیونکہ یہ منافقوں اور مرتدوں کا ٹولہ ہے۔ ان سے سماجی بائیکاٹ کرکے اپنے ایمان اور اسلام کو محفوظ کرنا چاہیے۔ اجلاس کا آغاز قاری سید محمد شاہ صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اجلاس میں شہر کے دیندار مسلمانوں نے شرکت کی اور دین کی ترقی اور ناموس ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر ہر قسم کی قربانی کا یقین دلایا۔ غلام ربانی خان جنرل سیکرٹری یونین کونسل اور سید مبارک شاہ صاحب نے علماء کرام کی دل کھول کر خدمت کی اسلام اور کفر میں تمیز کرنے کے لیے نمایاں نہیں رہتے مجلس عمل کے رہنماؤں نے کہا کہ اگر خان قلات نے فوراً وضاحتی بیان جاری نہیں کیا تو اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے

میر داؤد جان فوراً توبہ کرے ورنہ قوم اس کا محاسبہ کرے گی

مجلس عمل کوئٹہ بلوچستان کی طرف سے ذکریوں کی حمایت پر شدید ردعمل

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) میر داؤد جان فوراً توبہ کرے اور امت مسلمہ سے معافی مانگے ورنہ قوم اس کا محاسبہ کرے گی ان خیالات کا اظہار مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر الحاج محمد زمان خان اچکزئی نائب امیر مولانا انوار الحق حقانی، جنرل سیکرٹری مولانا عبدالغفور بلوچ، سیکرٹری اطلاعات ورابطہ مولانا حافظ محمد حسین احمد شرودی اور عبدالخالق نورزئی اور ممتاز عالم دین جامع العلوم مولانا عبدالواحد نے کیا۔ ان علماء و قائدین نے کہا کہ خاتم الانبیاء کی عزت و ناموس کے دشمن ہمارے دوست اور بھائی نہیں بن سکتے خان قلات نے اخبار جہاں کو انٹرویو دیتے ہوئے جس انداز سے ذکریوں کی حمایت کی ہے وہ کسی مسلمان کے عقیدے کی قطعاً ترجمانی نہیں کرتا انہوں نے کہا کہ علماء پر فرقہ واریت اور قوم کے مفادات فروخت کرنے کا الزام وہ شخص لگا رہا ہے جس کا آباؤ اجداد سابقہ بنام زمانہ دور حکومت میں گورنری کے منصب کے بدلے فروخت ہو چکا ہے اور جس کا بھائی وزارت سے محرومی کے بعد بلوچوں سے سابقہ مجبوراً ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے نہیں تھکتا۔ لیکن دوران اقتدار انہوں نے بلوچوں کی کوئی خدمت نہیں کی۔ مجلس عمل کے قائدین نے کہا بلوچ ایک دیندار قوم ہے وہ کسی ذکری کو اپنا بھائی نہیں کہہ سکتے انہوں نے کہا کہ علماء ہی وہی لوگ ہیں جو کہ قوم کے مفادات کی حفاظت کے بدلے ہمیشہ مفلوک الحال رہتے ہیں۔ البتہ خان اور نواب و سردار لوگ قوموں کو بیچ بیچ کر پر تعیش زندگی گزارتے ہیں ان کے اپنے شہزادے یورپ کی تعلیم گاہوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جب کہ ان کے اپنے شہروں میں غریب اقوام کے بچوں کے لیے پرائمری کی تعلیم کا بندوبست نہیں ہوتا۔ علماء نے ہمیشہ ملک و قوم کو متفق و متحد رکھنے کی جدوجہد کی ہے لیکن خانوں اور نوابوں نے قوموں کو لڑایا آج وہ پھر قوم کے غم میں دبلے ہوئے جا رہے ہیں۔ علماء نے متنبہ کیا کہ اگر خان موصوف نے ذکریوں کی حمایت جاری رکھی تو ان کی رہی سہی عزت بھی خاک میں مل جائے گی اس لیے بلوچ کسی ایسے شخص کا قطعاً احترام نہیں کر سکتے جو کفار کی حمایت کرتا ہو مجلس کے قائدین نے خان سابق خوانین قلات کو داد تحسین پیش کیا۔ جنہوں نے علماء دین کے ہاتھ مضبوط کیے اور اپنی طاقت و دولت اسلام کی سربلندی اور حمایت میں لگا دی۔ علماء نے کہا کہ یہ میر داؤد جان کے اس بیان سے اس کے اپنے دیندار باپ دادوں کی روحیں بھی تڑپ رہی ہوں گی کہ ہماری گدی (وقت) پر آج وہ لوگ فائز ہیں جو قومیت کے اندھے سیلاب میں

قادیانیوں نے اپنا مرزا ظہ بند کرکے باہر آذان اور عبادت شروع کر دی، مولوی فقیر محمد کا احتجاج

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر قصوروار قادیانی غیر مسلموں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمات چلائے جائیں انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل وفاقی وزارت داخلہ اور مذہبی امور نے قادیانیوں کی طرف سے متعلقہ آرڈیننس کی خلاف ورزی پر ہوم سیکرٹری پنجاب کو ضروری کارروائی کے لیے لکھا تھا مگر حکومت پنجاب نے قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر بند نہیں کی اور نہ ہی ربوہ میں کلمہ طیبہ کی توہین بند کرائی۔ اس کے علاوہ قادیانیوں کے ماہنامے قرآن پاک کی آیات شائع کر رہے ہیں اور ان کا اپنی مرضی کا ترجمہ اور تشریح چھاپ رہے ہیں اس کے علاوہ قادیانیوں نے اپنی بلڈنگ کی جگہوں پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی لکھ کر مسلمانوں کو مشتعل کیا جا رہا ہے انہوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کو سرکاری کاغذات میں خلیفہ لکھا جاتا ہے اور قادیانی اپنے لیٹر پیڈ پر اسلامی شعار لکھ رہے ہیں۔ اور اپنی عبادت گاہوں پر بیت الحمد یا بیت ذکر کے بورڈ لگا رکھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فیصل آباد کے چک نمبر ۱۲۱ ج ب گھوکھووال میں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ بند کر رکھی ہیں اور چک ۱۰۱ گ ب روڈ جڑانوالہ روڈ پر قادیانی آذان دیتے ہیں اور باہر عبادت کرتے ہیں

بقیہ

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

میں ایک ادنیٰ سا نومسلم کیا عرض کروں وہ الفاظ میسّر نہیں جو قرآن پاک کا مکمل تعارف کرا سکیں بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ دنیا کی کسی زبان میں بھی وہ طاقت نہیں کہ قرآن پاک کی مکمل تعریف کر سکے تو بجا ہے بلا شبہ محض ترجمے کے مطالعے سے میں نے دل کی گہرائی سے یہ محسوس کیا کہ یقیناً یہ اللہ کی کتاب ہے جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے نبی ہیں اور اس بات کو ضمیر نے بے جھجک قبول کیا۔

"جزیرئی غلامی کے آخرز سفر پایا"

"ظلمتوں کا خاتمہ ہوا دل کے تاریک گوشے نور ہدایت سے منور ہوئے، مدتوں سے بدن پر چھائے ہوئے پامال پرستش کے سیاہ بادل چھٹ گئے، اور آفتاب ہدایت کی ضیاء وبار کرنیں اپنا اثر دکھانے لگیں۔ اور بفضل تعالےٰ زندگی کا وہ سب سے زیادہ سعادت آگیں لمحہ بھی آیا جب میں نے جوش و خروش کے ساتھ یہ اعلان کیا۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد عبدہٗ ورسولہٗ

جی ہاں میں مسلمان ہو گیا، ملت اسلامیہ کا ایک فرد بن گیا، تمام دنیا کے مسلمانوں کا دینی بھائی بن گیا، اللہ کے حضور بڑے سے بڑے شخص کے ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر سر تسلیم خم کر کے بندگی و اطاعت کرنے والا بن گیا۔ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ پیرو بن گیا محض ایک کلمہ پڑھ لینے سے نہ صرف ظاہری و اسی تبدیلی ہوئی بلکہ دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ کل تک میں دنیا و دنیا کی شان و شوکت کے سامنے سر جھکاتا تھا۔ وہ سر آج صرف اللہ کے سامنے جھکتا جاتا ہے۔ کسی ملک کی بادشاہت بھی مل جائے تو ٹھوکر مارنا گوارا کر سکتا ہوں یہ نسبت سر جھکانے کے۔

(بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ)

بقیہ: مہنت اچاریہ

اسی رات کو میری اہلیہ نے بھی دیکھا۔ اسی دن سے ہم اس کوشش میں لگ گئے کہ کسی طرح باقاعدہ کلمہ پڑھا جائے آخر کار قسمت نے علمائے شہر بھوپال میں پہنچا دیا۔ اور ۱۰ مئی ۱۹۸۶ء رمضان المبارک کی چاند رات میں میری اہلیہ اور میری چھ سال بیٹی اس مبارک مذہب اسلام میں داخل ہو گئے۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب تبلیغ دین کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اور عملی طور پر مندرجہ ذیل امور کو اپنی زندگی کا مقصد بنا رکھا ہے۔ (۱) دفاع و تحفظ اسلام (۲) مسلمانوں کو دینی و دینوی قدروں کے دائرے میں سنبھالے رکھنا۔ (۳) پورے عالم اسلام کو ان ہی کی زبان میں دعوت دین پہنچانا۔

(بشکریہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند)

بقیہ: قادیانی نوازشات

اندوزی کر کے قیمتیں بڑھا دی گئیں۔ جو ٹیوٹ ۲۵/- روپے کی ملتی تھی اب ۴۵/۴۴ میں ملتی ہے یہ محکمہ درآمدات کے توسط سے ہوا ہے جس کا چیف کنٹرولر مرزائی نوانا ہے ان کا حامی ہے۔ کسی دوسرے صنعت کار کو ابھی تک موٹر سائیکل کے ٹائر ٹیوب بنانے کی اجازت نہیں دی گئی۔

(نوٹ) ان مذکورہ بالا اداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی پوزیشن صاف کریں۔ حکومت کو بھی چاہیئے کہ ان اداروں پر ہونے والی نوازشات کی تحقیقات کرائیں۔

(ادارہ)

بقیہ: ابوبکر صدیق

نہیں ہو گا۔ فرمایا کہ اصل میں بات یہ ہے کہ میں نے ہمیشہ اسی درجہ میں سفر کیا ہے اور محسوس کیا ہے کہ اس سے غریب مسلمان مسافروں میں حوصلہ اور اعتماد پیدا ہوتا ہے اور مجھے بعض اوقات اس درجہ میں ایسے گوہر یکتا مل جاتے ہیں جو ڈھونڈنے سے شاید کہیں اور نہ مل سکیں۔

نوٹ:- مذکورہ مضمون میں حضرت نانوتویؒ کا واقعہ لکھا ہے ہمارے زمانے میں مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ تو مشہور ہے کہ وہ مجلس تحفظ ختم نبوت سے اپنی تنخواہ لے کر ایک تھیلی میں جمع کرتے رہے وفات کے بعد جب وہ تھیلی کھولی تو اس میں ایک رقعہ موجود تھا کہ میں تنخواہ اس لئے وصول کرتا رہا کہ دوسرے جماعتی دوست اور مبلغین محسوس نہ کریں مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہے اس لئے تنخواہ کی یہ تمام رقم مجلس کے بیت المال میں جمع کر دی جائے۔ اور وہ جمع کر دی گئی۔

(محمد حنیف ندیم)

بقیہ: صدائے ختم نبوت، اداریہ

پاکستان نے بڑے ہی امید افزا جذبات کا اظہار کیا کہ ختم نبوت کا تحفظ، قادیانیت کا خاتمہ، مسلمانوں کے جذبات کا احترام حکومت کا فرض ہے، آپ صحیح صورت حالات سے آگاہ کریں عمل کرائیں گے چنانچہ یہی نگران کمیٹی کی اساس ہے۔

۱۲ فروری ۱۹۸۵ء کو وزیراعظم پاکستان نے ملاقات کے دوران مجلس عمل کے اراکین سے چند مطالبات کی فوری منظوری اور ان پر عمل درآمد کا وعدہ فرمایا نیز کمیٹی کے چار، پانچ اجلاس ہوئے، جن میں شرکاء اجلاس نے مطالبات اور تجاویز پیش کیں۔ لیکن تاحال سبھی کچھ معرض التواء میں ہے۔

دفعہ ۲۹۸/ج ان دنوں قادیانیوں کی زد میں ہے اسکی خلاف ورزی مسلمانوں کی بے چینی کا باعث ہے۔ اس کی آڑ میں قادیانی شر پھیلاتے ہیں

جناب والا! آپ سے بصد احترام درخواست ہے کہ نگران کمیٹی کے سابقہ اجلاسوں کی کارروائیاں، تجاویز اور مطالبات پر بغور نظر فرماویں اور اہم امور پر عمل درآمد کرائیں تاکہ سازگار فضا میں کمیٹی کا اجلاس ہو سکے۔ دو دعوت نامے موصول ہوئے ہیں، دونوں پر اجلاس کی تاریخ مختلف ہے تعمیل کیسے ہو بعدم شرکت پر معذرت خواہ ہیں

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (ملتان)

فرما گئے یہ ہادی ——— لا نبی بعدی

قانوناً شرعاً کوئی قادیانی مُردہ

اہلِ اسلام کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتا

- شریعت اسلامیہ کی رُو سے کوئی قادیانی مُردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتا۔
- پاکستان کے محکمہ مال کے کاغذات میں بھی مسلمانوں کی جائے مدفن کیلئے "قبرستان مقبوضہ اہل اسلام" اور غیر مسلموں کی جائے مدفن کیلئے "مرگھٹ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔
- قادیانی جب شرعاً و قانوناً غیر مسلم ہیں تو ان کا کوئی مُردہ مسلمانوں کے قبرستان میں **دفن** نہیں ہو سکتا۔
- جب مسلمانوں کے ساتھ نکاح، شادی بیاہ، رشتہ ناطہ، نماز، غرضیکہ دینی و دنیاوی دونوں طرح سے قادیانی خود مسلمانوں سے علیحدہ ہیں۔ تو پھر وہ مسلمانوں کے قبرستانوں میں اپنے مُردے کیوں دفن کرتے ہیں۔
- **اِن کا ایسا کرنا محض شرارت۔ فسادِ اشتعال انگیزی اور ملک کے حالات کو بگاڑنا ہے۔**

یہی وجہ ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں قادیانیوں نے اپنے مُردے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کئے۔ مسلمانوں میں اشتعال پھیلا۔ بالآخر حکومت نے ان کے مُردے مسلمانوں کے قبرستانوں سے نکال کر علیحدہ قادیانی "مرگھٹ" میں دفن کرائے اور اب پاکستانی قانون کے مطابق کوئی غیر مسلم قادیانی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتا۔

اپیل

لہٰذا تمام مسلمانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنے قبرستانوں میں کسی قادیانی مُردے کو دفن نہ ہونے دیں۔ اگر کہیں کوئی قادیانی شرارتاً ایسا کریں تو اس کا فوری نوٹس لیں۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر کی خدمات ہمہ وقت مسلمانوں کیلئے حاضر ہیں۔ اطلاع ملتے ہی مجلس کے خدام مسلمانوں کے شانہ بشانہ قادیانی شرارت کو ناکام بنا دیں گے۔

دفتر مرکزیہ:- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

کراچی	حیدرآباد	ٹنڈو آدم	ملتان	ربوہ	گوجرانوالہ	اسلام آباد	سرگودھا	فیصل آباد	لاہور
۷۱۱۶۷۱	۸۴۳۸۶	۵۱۳	۴۰۹۷۸	۴۶۶	۷۵۶۵۶	۸۲۹۱۸۶	۶۰۴۷۴	۲۴۷۰۰ ۳۳۵۲۲	۵۳۴۳۳

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے منصوبے اور پروگرام،

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولٰنا خواجہ خان محمّد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموسِ ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے۔ قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گناہ اضافہ ہوگیا ہے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ براہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ کا ہے۔ لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دارالمبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تشکیل تھے جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جا رہے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے۔ اور اپنے عطیات (زکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ) میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمّد**

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضوری باغ روڈ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۵۹، میں براہ راست جمع کرا سکتے ہیں!